الحمد لله رب العالمین

کہ اس تفسیر بے نظیر سیپارہ عم منظوم ہندی کو

تصنیف قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین سراج الملت والدین

حضرت مولانا محمد مرتضی صاحب ساکن الہ آباد کی المسمی بہ

تفسیر نور

حسب الامر جناب ناخدا حاجی محمد حسین صاحب وگھے کے

تصحیح سے جناب حافظ محمد اکبر صاحب اور جناب حافظ محمد اسمعیل صاحب کی

خاک نعلین رسول کریم محمد حسین ولد محمد سلیم متوقع اجر عظیم نے

مطبع محمدی مین شہر مبنی کے سنہ ۱۲۶۹ ہجریہ مقدسہ مین

بزیور طبع پیراستہ کیا

فہرست تفسیر سیپارہ عم منظوم ہندی

تمام شد

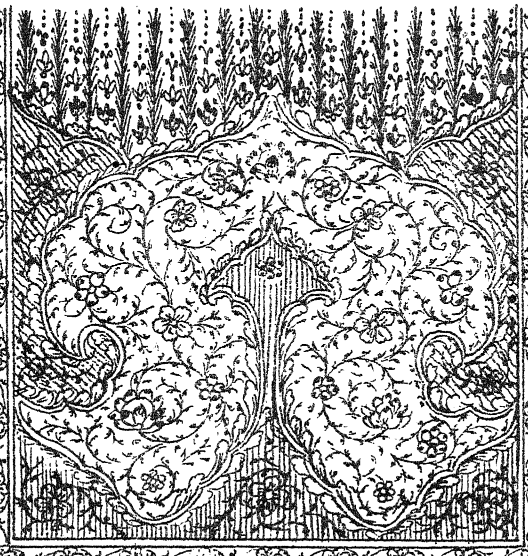
کتاب منیر

تفسیر منظوم

سیپارۂ عم

نظم ہندی





بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سپارہ عم

ہے سزا اسے حمد وہ عالیجناب — جسنے بھیجی ہے محمد پر کتاب

وہ کتاب اسطرح پر آیات ہے — حسن میں ہر خشک و تری کی بات ہے

یعنی قرآن ہے با این نظم کلام — جو پر از آیات قدرت ہے تمام

ہے کلام حق پر از اعجاز سب — کوئی اس صورت سے کہہ سکتا ہے کب

کون کہہ سکتا ہے اور کس نے کہا — قول حق جسنے سنا عاجز رہا

بس کلام رب سبحان عجب — روز و شب سنئے تفکر سے ہو عجب

چاہئے سنتے ہم بناویں گر سنبھال — ایک سورت اسکی سورت کی مثال

تو بڑا عالم میں اپنا نام ہو — اور دنیا میں بہا اعلےٰ کلام ہو

قال اللہ تعالیٰ

قُل لَئِنِ اجتَمَعَتِ الاِنسُ وَالجِنُّ عَلیٰ اَن یَاتُوا بِمِثلِ ھٰذَا القُراٰنِ لَا یَاتُونَ بِمِثلِہٖ وَلَو کَانَ بَعضُھُم لِبَعضٍ ظَھِیرًا

اے محمد کہہ اگر سب زہے
جمع ہوویں جن و انس روزگار

تو نہ لاوینگے وہ مل کر سب تمام
مثل اس قرآن کے نادر کلام

لا نہیں سکتے کہ کچھ اسکا نظیر
گرچہ ہو بعض انکا بعضے کا ظہیر

جمع ہو اگر عرب جو تھے فصیح
لا سکے یک آیت نہ مثل صریح

مرد اُمّی پر اُسے ظاہر کیا
اُسکو ہر اسرار سے ماہر کیا

اسلئے اُمّی پہ بھیجا یہ کلام
تا کہ حجت ہو نبوت پر تمام

یعنے نے تحصیل علم و نے کسب
ہووے ناخواندہ نہیں یہ علم و ادب

بندہ اسکا اور رسول اسکا ہے حق
ہے نبوت میں جسے سب پر سبق

ہے وہی محبوب رب العالمین
بہترین خلق و خاتم المرسلین

سورۃ النبأ

قرآن کی فضیلت میں

قرآن پڑھنے کی فضیلت میں

اب بزرگی اسکے پڑھنے کی کہوں — ہے حدیثوں میں کہا حضرت نے یوں

جو پڑھے قرآن رکھے دل میں ہے بیم — مجھکو بخشیگا نہیں رب الکریم

گویا ٹھٹھا اسنے قرآن سے کیا — یہہ سمجھ لے دور ایمان سے گیا

جو پڑھے کوئی یہہ حضرت نے کہا — ہر نوافل میں ہو قرآن کو کھڑا

حرف پر سو نیکیاں اسکو ملیں — ہو نہ ہمسر کوئی اسکا وصف میں

بیٹھ نفلوں میں پڑھے قرآن جو — سرخرو پنجاہ نیکی سے وہ ہو

جو وضو کر کر پڑھے غیر از نماز — کوئی آیات قرآن کو بانیاز

جب اٹھایا اسنے یہہ تھوڑا سا رنج — نیکیاں اسکو ملینگی بیست و پنج

جو پڑھیگا بے وضو کر حفظ بس — پاویگا ہر حرف کے بدلے میں دس

دو سنیگا گر سنے اسکو ثواب — ایک نیکی کا ملیگا بے حساب

جو پڑھے قرآن ثلث اسکو ثواب — ہو نبوت کا تہائی بالحساب

جو کوئی ساری کرے ختم کتاب — پاوے وہ جاہ نبوت کا ثواب

اسکے قاری کو ملے اجر شہید — اور رہنے کا دین و دنیا میں سعید

جو کہ پڑھتا ہے فقط الفاظ کو — اسکے پڑھنے کا ثواب البتہ ہو

سیپارہ عم

تب کہے قاری نہیں میں جانتا | بولے میں قرآن حامی ہوں تیرا
پھر اُسے لیجائے آخر رب کے پاس | نعمتیں رب اسکو بخشے بیقیاس
ہو فرشتوں کی جماعت راست پے | اور طرف بائیں بہشتوں کے ہوں گھر
ایک سر پر تاج شاہانہ دھریں | حلّے دو ماباپ کو اُسکے بھی دیں
جتنی شئے دُنیا میں ہے اُس سے دو چند | بدلے اُن حلّوں کے دیں ہو ناپسند
پھر کریں ماباپ اُسکے یہ کلام | تھے ہمارے بد عمل یا رب تمام
کس طرح ہم پہ ہوئی اتنی عطا | حُکم ہوگا کیا نہیں تو جانتا
تیرے بیٹے نے پڑھا قرآن کو | تجھ پہ اتنی پھر عطا کیوں کر نہو
اصمعی سے سُن وہ یہ کہتے ہیں بات | مجھ پہ گذری ہے عجب یک واردات
میں مسافر تھا مگر اپنی کس | دیکھتا کیا ہوں پھر اُس جنگل میں بس
یک جوان اسباب جنگی لے کھڑا | پُر غضب تلوار ننگی لے کھڑا
وُہ بدو تھا اور وہیں رہتا تھا وُہ | اُس گھڑی مجھ سے یہی کہتا تھا وُہ
کر نہ گھر کو اپنے تو اِس دم خراب | مار ڈالوں گا تجھے اب میں شتاب
اور نہیں تو دے مجھے اسباب | چھوڑتا ہوں تجھکو تیری جان اب
تب کہا تو جانتا ہے میں کون ہوں | جانکر تجھکو کہا میں کیا کروں

تمہید

مین نے تب اُس یار کو پایا وہان
تو وہ ہے جسنے ہدایت مجھکو کی
مین نے بولا اصمعی ہے میرا نام
بولا وہ اے اصمعی ہر صبح و شام
شوربے کا ایک پیالہ بھی ضرور
جام ہے چاندیکا وہ ہے بیداغ
مین کہا وہ سب پیالے جمع کر
بولا وہ تو لُٹیرا ہے فیلسوف
ہے فلک پر رزق ایمر و خدا
پھر کرون کیونکر زمین پر مین طلب
پھر کہا اے اصمعی حق کا کلام
بولا مین کھاکے قسم کہتا ہے رب
جسطرح تم بولتے ہو جو کلام
سمجھو ہے اسطرح یہہ میری کتاب
سُنکے اسکا ہوگیا سب زرد رنگ

پوچھنے مجھکو لگا تو یہان کہان
آئمنین جائے ولایت رمل گئی
مین نے بن مین تھا کیا تجھسے کلام
نان دو آتے ہین مجھکو لا کلام
لاتا ہے نت یک ملک میرے حضور
ہے چمکتا شب کو وہ مثل چراغ
اپنی دے اولاد کو اے باخبر
مین نے جانا تھا برا ہے بیوقوف
میرا بھی اور میری سب اولاد کا
رزق جو دے ہے فلک سے آپ رب
کچھہ سُنا اب مجھکو تو اُنکا نام
اپنی کھاتا ہے قسم اسطرح اب
جانو ہو بے شبہ و شک اسکو کلام
شک نہین اسمین اُسے جانو صواب
آگ سے ڈر کی جلا تن جیون پتنگ

سپارۂ ششم

تب

تب ہوا حکم انکو از رب العباد — تھا یہہ عاصی سخت ازبس نامراد

تھا گناہون کا یہہ سبب اسیر عذاب — بدعمل کرنے سے تھا دائم خراب

اسکی بی بی کو حمل تھا بعد مرگ — ایک ہوا فرزند پیدا بعد مرگ

جب برا لڑکا ہوا ماں نے شتاب — ایک معلم کو وہ سونپا دے کتاب

اسنے بسم اللہ پڑھی اور پیر امام — سب عذاب اُس سے لیا مین اٹھا تمام

یہہ روایت حفص نے ہے یون کہی — کچھ نہین کہنے مین اسکے شک دری

ایک سوا ہمسائے مین میرے جوان — اسمین سب تھے دوزخی ظاہر نشان

تھا گنہگار اور فاسق بدشعار — اسکو دیکھا خواب مین مین ایکبار

سیر جنت مین کرے ہے خوشحال — مین کہا بتلا ہے کیا تیرا حال

بولا وہ بخشا مجھے خالق نے آج — اور رکھا سر پر مرے بخشش کا تاج

پھر کہا مین نے کہ تھا تو زشت کار — کیسے بخشیگا تجھے آمرزگار

بولا وہ پڑھتا ہے جو قرآن کو — فضل رب سے وہ کبھی فاسق نہو

پڑھتا تھا یٰس اور سورہ دخان — دو سے دو چیزین ملین ہیں اُنگہان

ہے دخان سے وہ دوزخ کا حرام — خلد مین یٰسین سے پایا خرام

بولا وہ مین رانکو اخلاص سے — پڑھتا تھا ان دو کو حب خاص سے

تمہید

جیون کلام اُسکے ہین خوش باشوق و ذوق ۔ اِس طرح قاری بھی ہوگا سب پہ فوق

خلق سب عاجز ہے جس اِسکی مثال ۔ ایک آیت کہہ سکے کیا ہے مجال

اُسکے پڑھنے کا بھی ہے ایسا ثواب ۔ عقل مین آتا نہین جسکا حساب

جیسا قرآن ہو نہ زیادہ اور نہ کم ۔ اِس طرح قاری بھی ہین سب یکقلم

ہین وہ درجے مین سبھی خاص اولیا ۔ اُس سے مخ زیادہ نہ کم درجہ ذرا

جیسے قرآن کے نہین ہے کچھ مثال ۔ خوب جانو ایسا ہے قاری کا حال

جب پڑھے قاری کلام اللہ کو ۔ تو اُسے آوے ندا اے دوستو

جس طرح تو نے کیا ہے مجھکو یاد ۔ مین بھی اُس صورت کرون ہون تجھکو یاد

جو نہ بھولا ہے مجھے دنیا مین تو ۔ مین نہ بھولون تجھکو عقبے مین کبھو

پڑھنے سے اسکے گناہ ہوتے ہین دور ۔ اور نکوئی مین نہو ہرگز قصور ؛

حکایت سائل صاحب یقین

ہے حکایت ایک کامل پاک کی ۔ تھی جو مسجد ایک بن سماک کی

آکے سائل نے کیا اُس سے سوال ۔ ابن سماک ای پیر فرخندہ فال

کچھ تو صدقہ دے بھلا اب تو مجھے ۔ بولا اُسنے کچھ نہ تجھے قرآن سے

آوے گر اُسکو تو پڑھ اُسکا ثواب ۔ بخش مجھکو اُسنے یہہ بولا جواب

سپارۂ عمّ

سُورَۃُ النَّبَاءِ مَکِّیَّۃٌ وَهِیَ اَرْبَعُوْنَ اٰیَۃً

سورۂ عم کے تئین مکیہ جان ؛ | اسمین ہین چالیس آیت بیگمان ؛
ہین صد و ہفتاد و سہ کلمہ شگرف | دو رکوع اور سات سو ستر ہین حرف
اب جنون شان نزول ول لکھاب | یا ہو معلوم اسکے آنیکا سبب
جبکہ کی حضرت نے دعوت آشکار | اور پڑھا قرآن قریشون پر پکار
اور ڈرایا خلق کو از روز حشر | یعنے تم مرکر اٹھوگے وقت نشر
کافرون کو تھا اچنبھا اسمین صاف | پس کیا آیات حق سے انحراف
اور رسالت مین پیمبر کی سبھی | اور نزول آیت قرآن مین بھی
اور وقوع بعث مین بھی صاف صاف | کرتے تھے کفار مکہ اختلاف
کہتے تھے بایکدگر قوم لعین | راست ہین یہہ تینون باتین یا نہین
یعنے کہتے کیف من یحیی العظام | وہ رمیم و رگل ہوئین گل کر تمام
اور بعضے کہتے تھے یون سینہ سوز | ہووے ظاہر زود کب ہوگا وہ روز
بعضے کرکر شبہ کہتے آشکار | یعنے آویگا نہین روز شمار
کچھ نہین پر ہے یہہ دنیا کی حیات | ہے اسی جا زندگانی و ممات

سورۂ تساؤل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہ خداوند قدیر کل شی	باصفات کاملہ موصوف ہے
رزق جو دیتا ہے عالم میں مدام	بخشتا ہے آخرت میں لاکلام
باہمہ انعام و اکرام خدا	شکر اسکا چاہئے کرنا ادا
وہ نہیں ہم جانتے تھے کچھ بھلا	کسطرح اسکو سراہیں برملا
پس ہمارے واسطے تعلیم کے	یون کہو حق نے کیا ارشاد ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عَمَّ یَتَسَاءَلُوْنَ

اصل میں تھا عن ما ہے پسر	نون کو پھر میم سے ادغام کر
کر الف کو حذف سے معنی جان	پوچھے ہیں کس خبر سے یہ کافران

عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ ھُمْ فِیْہِ مُخْتَلِفُوْنَ

اس خبر سے جو بڑی ہے بیخلاف	کرتے ہیں سب جسمین باہم اختلاف
یا کتاب اللہ ہے نباء عظیم	قول شاعر جسکو کہتے ہیں لئیم
بلکہ ہیں سحر ہے یا مفترا	نزد بعضے ہے کلام کبریا
یا محمد ہے کہ جمع مومنین	بولتے ہیں اسکو ختم المرسلین

سپارۂ عم

ان ھذا الا حیوتنا الدنیا نموت و نحیا ... منکران ... قولہ تعالیٰ ... ہوئا شفعاؤنا عند اللہ ... قولہ تعالیٰ ... بل انتم ... ان ... اور ... مشرکان

[illegible]

وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا ه

پھر کیا حق نے برائے منکران		ثے دلائل اپنی قدرت کا بیان
کتنے زیر پا ہین کتنے فوق سر		کتنے انکی ذات مین ہین جلوہ گر
	اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهَادًا ه	
کیا نہین ہم نے کیا ہے خاک سے		فرش گسترده تمہارے واسطے
اسے بچھائی ہم نے پانی پر زمین		مُردون اور زندون کے رہنے کے تئین
	وَالْجِبَالَ اَوْتَادًا ه	
اور کیا کوہونکو میخین استوار		تو زمین کانپے نہین پکڑے قرار
	وَخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ه	
اور تمھین پیدا کیا ہے ہم نے جفت		ای نر و مادہ کو نے گفت و شنفت
یعنی زن اور مرد کو پیدا کیا		ایک کا دل ایک پر شیدا کیا
تاکہ ان دونون سے پیدا ہو پسر		جیسے آب و خاک سے کشت و ثمر
یا مراد ازواج سے ہے قسم قسم		مختلف در صورت الوان و جسم
	وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ه	
اور کیا ہم نے تمھاری خواب کو		موجب راحت تن بیتاب کو
اور کیا ہے ہم نے خواب مردمان		راحت چشم و ضیاء جسم و جان

سورۂ تساؤل

وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ه

تاکہ وہ تم اُسی مین روزی کی تلاش

اور کیا ہے ہم نے دن وہ تم معاش

وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ه

اور بنایا ہے تمہارے فوق سر	سات چھت کا آسمان زیر و زبر
یعنی از بس محکم و سخت استوار	ہے نہ اُسمین یک شگاف و یک مغاک
ایسا محکم ہے وہ تارے و زمین ؛	ایک بھی اصلا شگاف اُسمین نہین

وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا

اور کیا ہم نے چراغ آفتاب	روشن و تابان برے خاک و آب

وَأَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا ۵

اور بھیجا ابر بارندہ سے آب ۔	آب ریزندہ برو ہے ہر تراب ۔
یون ہے کشاف و کواشی مین لکھا	آتا ہے باران رحمت از سما
ہے بھیجا آسمان سے برزمین	زندگی تا بخشے ہر یک کے تئین
کہتے ہین یون ابن عباس ابے سید	عرش سے آتا ہے باران فرش پہ
عرش سے ہے رزق حیوانات کل	یعنی گاہ و دانہ و اثمار و گل ؛
سن حکیم ترمذی نے یون کہا	آمد باران ہے از وحی خدا
بحر حیوان اک زیر عرش ہے	اُس سے یک دریا روان تا فرش ہے
یک فلک سے دوسرے پر اترے ہے	اسطرح شش آسمان کو کر کے طے
پہنچے ہے تا آسمان دنیوی	باد کو پھر حکم ہوتا ہے ابھی

ہے مراد معصرات از آسمان
سن قتادہ و حسن بصری بیان
ترکرو اس کے تب فلان قطعہ زمین
جا ٹھہرتا ہے وہ ابر اسکو نمین(?)
پانی اس کا ہے ہوا ... بارش نہین
تا کہ جیون غربال برسے بہر سمت
ابر کو ہے امر رکھا ... ۔
... کہ ... آئے ... بار

لِنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا ۵
تا کہ ہم باہر نکالین اب سے
دانہ و قسم اب و نبات سے
وَنَبَاتًا ۵
اور اگاوین اس سے اقسام گیاہ
تاکہ حیوانات کا ہووے پناہ

سیپارۂ عم

وَجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۵
اور بنایا باغات ... بہم
اور درخت باغ ... پیچ ... بہم
اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا ۵
تحقیق روز فصل ... ہے
وعدہ گاہ ... الفصل ... حق و باطل ...
يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ

صور مین

صور مین اُس دن با مرِ کبریا　　نفخۂ ثانی جو پھونکا جائیگا

کہتے ہین ہے جمع صُورت لفظ صور　　پھونکین گے دم کو بجسم اہل گور

کہتے ہین ہے صور جون شاخ کلان　　حضرت اسرافیل پھونکین گے وہان

فتأتون افواجا

پس تم آوگے زمین سے فوج فوج　　جون ہوا سے بحر مین اُٹھتی ہے موج

ثعلبی کہتے ہین راوی نے کہا　　یون معاذ ابن جبل سے ہے سنا

ایک نے پوچھا نبی سے حال حشر　　ہوگا کس صورت سے اس اُمت کا حشر

تب پیمبر نے کہا اُمت میری　　سات صُورت پر اُٹھائی جائیگی

بعض تو بر صورتِ بوزینگان　　عیب بین و نکتہ چین مردمان

شکل بوزینہ کی ہوگا وہ لعین　　جو یہان ہے نکتہ چین و عیب بین

اور جو دُنیا مین ہین مُردار خوار　　ہووینگے بر صورت خوک آشکار

وار دُنیا مین جو کوئی کھاتے ہین سود　　وہ تو اس صورت سے ہووینگے نمود

با قدِ معکوس آوینگے چلے　　یعنے پا ہووینگے اوپر سر تلے

جو حکومت مین کرینگے ظلم و زور　　گور سے اپنے وہ خر نکلین گے کور

قاضی و مُفتی و سُلطان و وزیر　　انمین ظالم ہین سو نکلین گے ضریر

سورۂ نساء اول

اور بعضے ہونگے جون استارگان	کتنے اُن کے نور مین ہونگے روان

وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا

اور کھولا جائیگا اُس دن فلک	پس وہ ہوگا صاحب ورلا تنک
یعنے جون زنبور کا ہوتا ہے گھر	گنبدِ گردون سراپا ہوگا در

وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا

اور چلینگے کوہ باصد اضطراب	پس وہ ہوجاوینگے مانند سراب
یعنے اُڑجاوینگے سب کوہِ کلان	ہووینگے برباد جون ریگِ روان

اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا

بیگمان ہے خلق کا دوزخ مقر	یعنے ہے سب کے تئین راہ گذر
حق نے دوزخ پر بنایا پل صراط	مومن اُس پر جاوینگے باصد نشاط
اور جب اُس پر چلینگے کافران	قعر دوزخ مین گرینگے بے امان
یا کمین گہ ہے برائے کافران	منتظر استادہ ہینگے خازنان
خازنِ دوزخ برائے مشرکین	خازنِ جنت برائے مومنین
سن حسن بصری کہین ہین سہ ہزار	سالہ رہ اس پل کے ہے ایمد کا
ہے وہ پل شمشیر سے بھی تیزتر	عاصیون کو اُس سے مشکل ہے گذر

سپارۂ عم

نہین چکھینگے وہ ہواء سرد وہان	وہان سدا جلتے رہین گے کافران
یعنی دوزخ مین نہین سردی کی بو	جو ذرا دفع حرارت ہو کبھو
یعنی معنے برد کے کہتے ہین خواب	یعنی وہان راحت نہین جز پیچ وتاب

وَلَا شَرَابًا

اور نہین پینے کو ہے وہان آب سرد	جو ذرا کم ہو جگر کا سوز و درد

اِلَّا حَمِیمًا وَغَسَّاقًا

غیر آب گرم و جز ریم روان	بل وہ جاری ہے ز زخم عاصیان
گر پئے ہے اُس سے کوئی تشنہ لب	گوشت منہہ کا گل کے گر پڑتا ہے سب
گر پئے اُس آب کو وہ تشنہ کام	ٹکڑے کر ڈالے ہے رودون کو تمام
یہہ عذاب نار جو مذکور ہے	اُسکو ہے جو راہ حق سے دور ہے

جَزَاءً وِفَاقًا

یعنی پاوینگے جزائے ہر عمل	درخور کردار خود از عزّ وجل
اُسے دیا جاویگا ہر عامل جزا	ہے کیا جیسا ہے ویسا پاویگا
اُسے دیجاویگی پاداش و جزا	درخور اعمال قوم اشقیاء
کفر سے بدتر کوئی کردار نین	کوئی عذاب نار سے دشوار نین

اِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا

وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا

وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا

سورۂ تساؤل

فَذُوقُوا فَلَنْ نَزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا

اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا حَدَآئِقَ	
ہوں گے بہر مومنانِ نیک کا	جائے دولت باغہائے میوہ دار
وَاَعْنَابًا	
اور درخت تاک ہیں پُر از ثمر	ڈالے ہیں تخصیص اسکے فضل پر
یوں خبر میں ہے کہ مومن نیک را	دیکھے گا جنت میں باغ اپنے ہزار
اور شجر ہیں باغ میں اسکے ہزار	اور برگ ہر درخت از شاخ
ہوویں گے ستّر ہزار ایک نیکبخت	کلمۂ طیب بہر برگ درخت
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ	
اُمَّۃٌ مُذْنِبَۃٌ وَرَبٌّ غَفُوْرٌ	
اور لکھا ہر برگ میں اے باشعور	اُمّتٌ مُذنبٌ و اللّٰہُ غفور
ہے خبر میں میوۂ جنت اگر	توڑیں پھر فوراً لگے ویسا ثمر
وَكَوَاعِبَ اَتْرَابًا	
اور بہر راحت اہل جنان	دختران نارپستان نوجوان
نورس و دوشیزہ و صاحب جمال	صورت و سیرت میں ہونگی باکمال
دیکھ ہے تفسیر زاہد میں لکھا	اس طرح احوال زن اور مرد کا

ہم عمر ہونگی شانزدہ سالہ زنان
سی و سہ سالہ کے ہونگے مرد جوان
اور ہمہ ہی عمر [illegible] مرد و زن
وَّكَاْسًا دِهَاقًا
اور وہ جنت میں [illegible] پی پی
لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا
اور نہ جنت میں سنیں گے حرف کذب

سیپارۂ عم

ذٰلك اليوم الحق فمن شاء اتخذ الى ربه مابا

انا انذرنٰكم عذابا قريبا يوم ينظر المرء ما قدمت يداه

ويقول الكافر يٰليتني كنت ترابا

سورۂ تساول

يوم يقوم الروح والملئكة صفا	
ہوگا قائم روح جس دن ایکطرف	ایکطرف سارے فرشتے باندھ صف
کہتے ہین ہے روح نام یک ملک	ہے کل روح پہنے رب بیشک
یون ہے تفسیر معالم مین لکھا	وہ فرشتہ ہر ایک سے ہے بڑا
سب فرشتے حشر کو باندھینگے صف	حشر کو ہوگا وہ تنہا ایکطرف
یعنے یون فرماے ہین خیر الانام	ہے سپہر چار مین اسکا مقام
کرتا ہے تسبیح نت بارہ ہزار	اسکی ہر تسبیح سے ای مرد کار
ہوتا ہے خلق یک ملک تسبیح خوان	اسکو نت تسبیح ہے ورد زبان
یا کھڑے ہووینگے جبریل امین	یا ملائک پیش رب العالمین
لا يتكلمون الا من اذن له الرحمن	
وھان نہ بولینگے سفارش کا سخن	دے مگر جسکو اجازت ذوالمنن
کر نہین سکتے شفاعت انبیا	وہان مگر جسکو کہ فرماوے خدا
وقال صوابا	
اور جنہون نے دار دنیا مین کہا	کلمہ طیب کو با صدق وصفا
ای شفاعت ہے نصیب مؤمنان	اس سے بے بہرہ رہینگے کافران

قال النبی صلی اللہ علیہ

سورۂ والنازعات مکیۃ

سپارۂ عم

زندہ کر کے خاک سے پروردگار
پوچھے گا ہر جانور سے آشکار

تمکو انسان کے لئے پیدا کیا
سچ کہو تم سے اُنھون نے کیا کیا

سب کرینگے عرض پیش کردگار
تو ہے دانائے نہان و آشکار

رہتے تھے خدمت مین انکی روز و شب
حکم کو اُسکے بجا لاتے تھے سب

آپ تو کھاتے تھے انواع طعام
گھاس دیتے تھے ہمین ہنگام شام

آپ کھاتے تھے سدا شیر و برنج
ہمکو دیتے تھے بتکلیفات و رنج

آپ تھے سب نعمتون سے بہرہ ور
اور ہمارے حال سے تھے بے خبر

دیکھینگے جب حال کفار رجیم
بولینگے راضی ہوئے ہم اے کریم

حکم ہوگا خاک تم ہوجاؤ حال
خاک ہوجاوینگے سب بے قیل و قال

دیکھ کر خاک ان سبھون کی کافران
یہ کرینگے آرزو دل سے بجان

کاش کہ ہم خاک ہوتے جون دواب
تا نہ ہوتا ہم پہ دائم یہ عذاب

کہتے ہین کافر سے ہے شیطان مراد
بوالبشر کو کہتا تھا وہ کج نہاد

وہ ہوا مخلوق خاک پست سے
مین بنا ہون نار بالا دست سے

دیکھ اُس رنج خاکیون کا عزّ و شان
یعنی جنت مین شکوہ مومنان

جلتے ہی دوزخ مین وہ خانہ خراب
بولیگا یا لیتنی کنت تراب

شرع مین کرتے ہین یونہین چند بار	مانگ تو قہر خدا سے زینہار
بس لغت مین نزع غرق اے نیکبخت	کھینچنا ہے اور پکڑ لینا ہے سخت

وَالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ

اور قسم ہے ان فرشتون کی یہان	لیتے ہین نرمی سے جانِ مومنان

وَالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ

اور ہے پس ان فرشتون کی قسم	بحر فرمایین جو تیرین ہین اتم
ای شناور ہین وہی جو بے خطا	مثلے بحر امر حق کے آشنا
یعنے جب ہوتا ہے کچھ انپر خطاب	سن کے لاتے ہین بجا اسکو شتاب

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ

پس ملائک کے قسم جو ہین بری	پیش آتے ہین بہر فرمان بری
یعنے جب ہوتا ہے انپر امر حق	کرتے ہین سبقت وہ در تحقیق
ہر کسیکو جائے حکم خدا	پہلے ہی ہر کام کے لاوے بجا

فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ

پس وہ کرنے والے ہین تدبیر کا	ہے انھین پر کار عالم کا مدار
ہین مدبر کار عالم کے تمام	ہے انھین چارون سے اسکا انتظام

سورۃ النازعات

کرتے ہین سبقت میان کارزار ۔ تاکہ ہووے کافرون پر کارزار
پیش دستی کرتے ہین بایکدگر ۔ تاکہ کاٹین ان کے سردارون کے سر
پس مدبر ہین باہر کارزار ۔ تاکہ ہووے فتح انسے آشکار
یا رجال اللہ ہین پاکیزہ خو ۔ جو کشیدہ دل سے ہین شہوات کو
ہین روان تسبیح گویان با نشاط ۔ سیر ملک قدس مین با انبساط
ہین سباحت مین بہ بحر ارتقا ۔ تاکہ طے ہووین مقامات علا
کرتے ہین سبقت بتحصیل کمال ۔ تاکہ حاصل ہو کمال بے زوال
جب ہو حاصل انکو اس رہ کا کمال ۔ تب وہ ہووین ہادی اہل ضلال
جب انھین یہ راہ ہوتی ہے تمام ۔ ہوتے ہین سب فیض بخش خاص و عام
نوردہ ہوتے ہین وہ روشن ضمیر ۔ سالکان رہ کو چون بدر منیر
اے بد کرو فکر و حفظ نور جان ۔ کرتے ہین تدبیر کار طالبان
پس ہر تقدیر سن اے خوش صفات ۔ حق نے فرمایا قسم کا یہ جواب
پس اٹھائے جاوگے روز جزا ۔ ہووےگی جدن قیامت برملا

یوم ترجف الراجفۃ

لرزینگے اس روز سب لرزندگان ۔ اے زمین و قلزم و کوہ کلان

کہتے ہین از روئے استہزا اگر	ہو ہماری زندگی بار دگر
پس نہین اُسدم دوبارہ زندگی	ہے زیان و موجب شرمندگی
کیونکہ تھے ہم سے ہوا ایسا عمل	جو ہو مقبول خدائے عزوجل
تھے قیامت کے جو وہ منکر پلید	حشر کے ہونے کو جانے تھے بعید
ازپئے تفہیم قوم منکران	یون کیا ہے اپنی قدرت کا بیان

فَاِنَّمَا هِيَ

پس نہین وہ زندہ کرنا بیگمان	اک جسم خاک گشتہ روح جان

زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ٥

ہے مگر اک بانگ اسرافیل کی	جی اُٹھیگی خلق جسکے سنتے ہی
دم کرینگے اک دم جب صور مین	دم مین سارے جی اُٹھینگے گور مین

فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ٥

پس اسی دم اہل محشر خاص و عام	در زمین ساہرہ ہونگے تمام
کہتے ہین ہے ساہرہ نام زمین	پر ہے وہ بیت المقدس کے قرین
کوہ اُڑ جاوینگے ہر اطراف مین	حشر ہوگا اُس زمین صاف مین
اور کشادہ اُسکو رب العالمین	جتنا چاہیگا کریگا یوم دین
یا بناویگا کہین ہین یوم دین	نقرۂ خالص سے رب العالمین

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ

وعدہ مومن و وعید کافران

اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ٥

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ٥

فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ٥

پس تو کہہ فرعون سے اے نیکخو ۔ میل کچھ ایدھر تو کر تو پاک ہو

وَاَھْدِیَکَ اِلٰی رَبِّکَ

اور جو تو چاہے ہے اے گم کردہ راہ ۔ رہ دکھاؤں تجھکو میں سوئے الٰہ

فَتَخْشٰی ۵

پس ڈرے تو تہ سے اسکے بجان ۔ چھوڑ دے یہہ کبر و نافرمانیان

سنتے ہی موسیٰ ہوا ودھر روان ۔ سب کیا پیغام حق اُسسے بیان

سنتے ہی فرعون یہہ پیغام رب ۔ موسیٰ دین سے ہوا معجز طلب

فَاَرٰىهُ الْاٰیَةَ الْکُبْرٰی ۵

پس دکھایا معجزہ اسکو بڑا ۔ ید بیضا و عصا سے اژدہا

اب ید بیضا کی صورت اے جوان ۔ سن مفصل تجھسے کرتا ہوں بیان

ہاتھ کو رکھتے تھے جب زیر بغل ۔ تھا وہ ایک خورشید تابان فی المثل

ہاتھ جب رکھتے تھے موسیٰ دلکے پاس ۔ تھا وہ ایک خورشید نورانی لباس

دل سے جو ہووے منوّر دست گل ۔ کیون نہ روشن ہووے طالب دلسے دل

صاحب یک الف معجز تھا عصا ۔ ہے کتابو نمین لکھا تو دیکھ جا

جمع ہو کر ساحرون نے برملا ۔ سحر کر دکھلایا ہم شکل عصا

مارسے ہے جولاف یہہ یون اُسکا
دیکھئے کیا اُسکا ہو انجام کار

مُنہہ بنت چھوٹا ہے اور کلمہ بڑا
ربکم اعلیٰ سماوے کیون بھلا

روز شب کہتا ہے یہہ بیٹھے کھڑے
اسکے اوپر دیکھئے کیسے پڑے

فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ

پس اُسے پکڑا خدائے مستقیم
در عذاب آخرت اے بوجحیم

یعنے ڈالا اُسکو بس نے قال قیل
آتش دوزخ مین بعد از غرق نیل

وَالْاُوْلٰى ۝

یعنے تکلیف
اور نکال دُنیوی ہے یہہ عذاب
کردیا دریا مین اول غرق آب

یا یہہ دو کلمے جو کہتا تھا عیان
حق نے پکڑا در عذاب دو جہان

پہلے تو کہتا تھا وہ گاو زمین
یعنے ہون مین آپ اعلیٰ ہر کہین

بعد ازین کہنے لگا وہ نابکار
کون ہے میرے سوا پروردگار

قولہ تعالیٰ **مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ**

ای کہ میر بندو نہین مین جانتا
ہے تمہارا کوئی رب میرے سوا

شیخ رکن الدین جو تھے والا صفات
اسمین فرمایا ہے کیا عالی نکات

ایکدن مجھہ پر عجب حالت ہوئی
روح میری سیر علوی کو گئی

سورۃ النازعات

[illegible]

ای جنون تو کر نفی اثبات سے	تاکہ ہوا اثبات ایسی بات سے
رکھ کے تو آئینہ پیش آفتاب	دیکھ عکس مہر تابان بے حجاب
زنگ سے جب پاک ہو آئینہ صفا	تو انا الشمس اسکو کہنا ہے بجا
جب کہ ظل و صاحب ظل ہو نمود	کب نظر آتی ہے آئینہ کی بود
ایک انا تیری ہے ایک حق کی انا	اس انا کو اس انا مین کر فنا

ق

قولہ تعالی — قُل جَاءَ الحَقُّ وَزَهَقَ البَاطِلُ

ایک انا ہے باطل اور ہے ایک حق	جب کہ آیا حق ہوا باطل زہق

اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَعِبرَةً لِمَن یَخشٰی ۵

بیگمان ہے اس پکڑنے مین کمال	پند بیشک اسکو ہے نے قیل و قال
جو کہ ڈرتا ہے خدا سے ہر زمان	صبح و شام واشکارا اور نہان
یعنے اسمین پند ہے اسکے تئین	جو کہ ڈرتا ہے خدا سے بالیقین
یا کہ ہے اس قصہ موسی مین بیان	پند اسکو جو کہ ڈرتا ہے بجان
ہیگا اس قصے سے یہہ قصہ تیرا	تو نہ بن دشمن خدا کے دوست کا
صاحب دل کا بجان منقاد ہو	گلشن گیتی مین جون گل شاد ہو
ہین رسولان خدا سلطان جان	نایب حق و شہ ہر دو جہان

سیپارہ عم

سورۃ النازعات

قصہ

ہے زبان اُنکی بُرندہ مثل تیغ — جی بھی گر مانگین نہ رکھا اُنسے دریغ

ایک لیتے ہین تو بخشے ہین ہزار — ہین خُدا کے گنج کے گنجینہ دار

ہو تو راضی جس مین ہو اُنکی رضا — وُہ اگر خوش ہین تو خوش ہوگا خُدا

نعمتِ حق کے امانت دار ہین — سب خُدا کے نائب اور مختار ہین

اِنکا جان و دِل سے خدمتگار ہو — لے اُنھون سے جو تُجھے درکار ہو

خاکپارہ اُنکا از پا تا بفرق — ورنہ چون فرعون ہو جاوے گا غرق

حق نے اِس قصے کی مجمل دی خبر — اب مین کہتا ہون مُفصل گوش کر

وہب سے مُنَبّہ کے کہتے ہین کہا — یہہ بیان تحقیق کر مین نے لکھا

ایک شب فرعون نے دیکھا یہہ خواب — دیکھتے ہی خواب کے چونکا شتاب

ایک لڑکا خوب رو اور ماہتاب — اُس سے ہوویگا میرا خانہ خراب

زود تر بہر ہلاکِ قبطیان — ہوویگا پیدا ز قوم سبطیان

جب اُٹھا اُس خواب سے غمگین ہو — بیخود و نے خواب نے تسکین ہو

قوم سے ظاہر کیا اُس نوم کو — آپ بھی رویا رُلایا قوم کو

جتنے تھے سبکے آگیا خوفِ ہلاک — سُنتے ہی سب ہو گئے اندیشناک

دیر تک فرعون رہ کر سرنگون — یون لگا کہنے کہو اب کیا کرون

حاملانِ عرش کرتے ہین بیان — اور خاصانِ ملائک سے نہان

تا کہ رفتہ رفتہ وہ راز برین — پہنچے ہے تا آسمانِ ہفتمین

تا کہ جانین منترکان بے شک و ریب — ساحرین بھی جانتے ہین علمِ غیب

وحی آئی حاملانِ عرش پر — چاہتے ہین ہم بھی ایک پیغامبر

اب بنی یعقوب سے پیدا کرین — اور دنیا مین اُسے برپا کرین

تا کرے وہ ملک فرعونی خراب — اور کرے لشکر کو اُسکے غرقِ آب

در شب آدینہ و ماہِ فلان — نیم شب وقت سعید و خوش قِران

در زمین مصر از پشت پدر — رحم مین مادر کے وہ پکڑے مقر

دیو نے سنکر ملائک سے سخن — کہہ دیا با ساحرانِ پُرفتن

بعد تک چلّے کے وہ طفلِ سعید — ہووئیگا اِس دار دنیا مین پدید

ساحرون نے شاہ سے ظاہر کیا — اِس حقیقت سے اُسے ماہر کیا

شاہ بولا اے گروہ ذوفنین — اِس خبر سے مین ہوا اندوہگین

مان کو اُسکی شمع سان لاؤ یقین — تا کہ سر کاٹون میانِ انجمن

اُسکی مانکا مین کاٹونگا سر — کس طرح پھر ہوگا وہ پیدا پسر

بولے ساحر اے شہِ روے زمین — ہم سے تو یہہ کام ہو سکتا نہین

خاص دربانوں میں جو عمران تھا / آگے ڈیوڑھی خاص پر اُس نے کہا

تو یہاں کام اپنے میں ہوشیار ہو / در سے مت اُٹھ گھر بجا بیدار ہو

گرچہ تھا عمران بھی از سبطیان / تھا عیاں سر پر نہ یہ راز نہان

در پہ تھا عمران پئے خدمتگری / حق نے چاہا تھا سو آئی وہ گھڑی

تب زن عمران بھی با شوق دل / اپنے شوہر کے پس آئی متصل

چشم جیوں نرگس تھی اور غنچہ دہن / اُس پریکا منہ تھا ایک رشک چمن

پاس آئی ناز سے وہ رشک ماہ / مہر دل سے جا پڑی اُس پر نگاہ

ہوگیا اُس سے برغبت ہم کنار / چھٹ گئے ید سے عنان اختیار

صلب سے والد کے وہ درّ ثمین / رحم مادر میں ہوا آکر مکین

باوجود پاسبان وحاجبان / کیونکر آئی چشم سے ہوکر نہان

بسکہ تھا وہ بندوبست اور اہتمام / کسطرح آئی بھلا وہ خوش خرام

بیگمان سب ہیچ ہے قادر ہے کریم / اُسکی قدرت تو نہایت ہے عظیم

قادر بے عجز ہے ایزد تعال / اُسکی قدرت ہے کمال بے زوال

عاجزی ہیگی صفات بندگان / عجز و نقصان اُسکی قدرت کہان

لاکھ ہا دشواریان آسان کرے / بے سروسامان کو باسامان کرے

سورۃ النازعات

سپارۂ عم

معذرت کرنے لگے سب آنکے آ — راست ہے ہم بسکہ ہین تقصیروار

ہم نے اس تعبیر مین گو کی خطا — اور ایک تدبیر کرتے ہین شہا

حاملہ جو ہین زنان سبطیان — نو مہینے مین جنین گے بیگمان

ہوگا جو اس سال مین سبطی پسر — اسکا ہم کٹوا ئینگے خنجر سے سر

بس کلیم اللہ جب پیدا ہوا — جا سنجم نے وو نہین شہ سے کہا

شاداب پیدا ہوا تیرا عدو — کر تو اسکے قتل کی یون جستجو

سب زنان سبطیونکو جمع کر — ذبح کر ہو گود مین جسکی پسر

ذبح کر طفل رسینہ کو بہ تیغ — قتل کا دلمین نرکھ لڑکیونکے دریغ

اور جنھونکی گود مین ہون لڑکیان — چھوڑ دے انکو نہین ان سے زیان

لاکھ طفل بیگنہ کا بر ملا — آہ اُس کافر نے کٹوایا گلا

کچھ نہ اُن بچون کا درد آیا اُسے — ایک تنہا اپنے جینے واسطے

عقل سے اپنی بہت تدبیر کی — پر نتھی اُسکو خبر تقدیر کی

بسکہ وہ خودبین بصد باشور تھا — چشم ظاہر تھا ولے دل کور تھا

تھا مشیت سے خدا کی بیخبر — کچھ نتھی اللہ پر اُسکو نظر

دوست ہو جسکا خدائے مہربان — کب مٹے دشمن سے پہنچی ہے زیان

	أخرج منها ماءها ومرعاها	
اور نکالا اس سے آب خوشگوار		اور کیا پیدا زمین سے مرغزار
	والجبال أرساها	
اور پہاڑوں کے تئیں محکم کیا		انکو جیون سمار مستحکم کیا
	متاعا لکم	
تا تم ان چیزون سے ہو آرام جو		اے بنائے کوہ و باغ و کشت و جو
	ولأنعامكم	
اور تمہارے چارپایوں کے لئے		سبز جنگل مین اگا چارے دئے
	فإذا جاءت الطامة الكبرى	
پس جب آویگی بلائے بس عظیم		جسکے ڈر سے ہووینگے سب دل دونیم
پس جو ہوتا ہے سو ہوگا برملا		منکران حشر پر روز جزا
	يوم يتذكر الإنسان ما سعى	
اے کریگا یاد اس دن آدمی		جو عمل کرتا تھا نے بیش و کمی
نامہ اعمال دینگے اسکے ہاتھ		دیکھ جو دنیا سے لایا اپنے ہاتھ
	وبرزت الجحيم لمن يرى	

فأما من طغى

وآثر الحياة الدنيا

فإن الجحيم هي المأوى

وأما من خاف مقام ربه

ونهى النفس عن الهوى

سورة النازعات

فإن الجنة هي المأوى

پس ہے جنت بیگمان جائے پناہ

ہے وہ جائے عشرت و آرام گاہ

از خلاف نفس در خوف خدا — اُنکو اُس جرم سے رکھے بچا

روح شاہ و جسم نفس اُسکے کنیز — دل وزیر و شاہ ہے اے باتمیز

جبکہ ہووے نفس آمارہ کا رام — شاہ بھی ہوا اپنی لونڈیکا غلام

مت کہا کر نفس کا ہے باتمیز — مصر دل میں ہوگا جیون یوسف عزیز

دل میں رکھہ ایک صاحبدل کا کلام — دل سے سُن تیرے بہت آویگا کام

کہتے ہیں بالغ اُسے مردان خاص — جو ہولے نفس سے پاوے خلاص

ہے نہ بالغ جو ہے پابند ہوا — گرچہ ہو جیون چرخ پیری سے دوتا

مت تعجب کر کہ با نفس ردی — جمع ہو ریش سفیدی امردی

نی سُنا تو نے حکیموں کا مقال — ہے بزرگی عقل سے نی ہے بسال

مرد بوڑھا ہووے حرص ہووے جوان — پیر نا بالغ ہیں اکثر مردمان

دیکھیا ہوگا حال اُس تجار کا — شیخ سعدی نے گلستان میں کہا

آن شنیدستی کہ وقتی تاجری — در بیابانے بیفتاد از ستور

گفت چشم تنگ دنیا دار را — یا قناعت پر کند یا خاک گور

خلق اطفال اند جز مست خدا — نیست بالغ جز رہندہ از ہوا

ایک شعر اس روایت کا بیان — کرتا ہے در شان دو شہزادگان

سپارۂ عم

حیدرِ کرّار ہو کر خشمناک	جلد لائے تا کریں اُسکو ہلاک
کھینچ کر شیرِ خُدا نے ذوالفقار	اُسکو دو ٹکڑے کیا مثلِ خیار (ککڑی)
ایسی برکت ہے علی کے نام کی	ہو گئی نصرت شہِ اسلام کی
اہلِ دل سے نے یہہ کلامِ مصطفیٰ	سُنکے اُسدم صفحۂ دل پر لکھا

قال اللہ تعالیٰ اختلاف یعنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیش ق

بد ہے بندہ نہیں وہ بندہ نفس کا	جسکو حرص و آز نے گمرہ کیا
کوئی فعل اے سالکِ راہِ خدا	ہے نہیں بہتر بجز ترکِ ہوا

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ۝ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰهَا ۝

پوچھینگے وہ مُجھ سے اے خیر الانام	حشر سے کب ہوگا اُسدن کا قیام
تو ہے کس اندیشہ میں اِس فکر سے	کیمیائے منفعت کے ذکر سے
یعنی تو واقف نہیں یا مصطفیٰ	وقت اُسکے ہونے کا کب آویگا
سُن لئے بی بی عائشہ سے یہہ بیان	جو پیمبر سے کیا ہے امتحان
پس کیا روزِ قیامت کا سوال	تا خبر دے اُس سے انکو ذوالجلال
حق نے فرمایا کہ اے میرے حبیب	علم یہہ مجھ سے نہیں تجھکو نصیب

اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰهَا

كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا

سورۃ النازعات

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ سورۃ النازعات کان ممن حبسہ اللہ تعالیٰ فی القیمۃ قدر صلوٰۃ المکتوبۃ حتی یدخل الجنۃ

سورۃ عبس مکیۃ وھی اثنان واربعون آیۃ

گفت عبد اللہ مرد سنا بصر
تھا ام مکتوم کا فرزند نظر
مرد مسکین و فقیر و اہل دین
اور چشم و صاحب عین الیقین
طاعت حق مین ہمیشہ مشتغل
چشم ظاہر کور بینا چشم دل
آیا نزدیک نبی ازراہ دور
بیٹھا مجلس مین پیمبر کے حضور
تھے بدعوت مشتغل وہ پاک کیش
جانب جمع صنادید قریش
کر رہے تھے ارشاد و ختم المرسلین
ان اکابرون کے تئین احکام دین
یون کیا قطع کلام مصطفی

قال عبد اللہ یا محمد علمنی مما علمک اللہ

ایک سو اور تیس کلمہ ہین یقین	پانصد اور تین حرف اے نیکدین
بعضے کہتے ہین عبس سے تا اخیر	ہے ہر ایک سورہ رکوع دلپذیر
اور ہر سورۃ ہے بعضون نے کہا	از عبس یک یک رکوع تا والضحی
اور ضحی سے یک رکوع تا کافرون	وہان سے ایک ہی ناس تک اے ذوفنون

سیپارۂ عم

ح روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ ابن مکتوم
اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ منادید
قریش یدعوھم الی الاسلام فقال یا رسول اللہ علمنی
مما علمک اللہ تعالی وکرر ذالک ولم یعلم تشاغلہ
بالقوم فکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قطعہ کلامہ وعبس واعرض عنہ فنزلت عبس فکان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکرمہ ویقول اذا
راٰہ مرحبا بمن عاتبنی فیہ ربی واستخلفہ
علی المدینۃ مرتین

کہتے ہین یون راویان ذی عقول	جو عبس کا تھا یہہ منشاء نزول
متفق ہو راویان کہتے ہین سب	یہہ ہے اس سورہ کے آنے کا سبب

نقص بینائی مین جب ظاہر ہوا	تب عتاب حق سے ذل ظاہر ہوا
دیکھا جب نقص بصارت آپ کا	سمجھے تب حضرت عتاب کردگار
پھر تو وہ پردہ اٹھا کر جبرئیل	لائے یہہ آیات از رب جلیل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَبَسَ وَتَوَلّٰىٓ

ترش رو اپنا پیمبر نے کیا	اور منہہ کو پھیرا ودھر سے لیا

اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى

یہہ کہ آیا پاس ان کے ایک ضریر	یعنے عبد اللہ مسکین و فقیر
ذکر اعمیٰ اس سے دیتا ہے خبر	عذر ہے اعمیٰ کا از خیر البشر
عذر اعمائی ہے از خیر الانام	یعنے کوری سے ہوا قطع کلام
نے ہوا غیر از سبب یہہ بے ادب	بلکہ ہے ترک ادب کا یہہ سبب
جانا جب حضرت نے یہہ تو ہے عتاب	تب ہوا دل کو نہایت اضطراب
یہہ عتاب حق ہے اعمیٰ کے لئے	مضطرب ہو اسکے لینے کو چلے
جلد جا اسکو لیا اٹھکر شتاب	کرتے تھے عذر اس سے یون کر کر خطاب
جب تلک دنیا مین تو جیتا رہے	تب تلک نفقے کا ذمہ ہے مجھے

سورۃ عبس

وَهُوَ يَخْشٰى

فَأَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۵

فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۵

پس کرے سود اسکا او پر تیری پند ۔ پند تیری اسکو ہووے سود مند

أَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى

پس جو ہے با نعمت و با غرو ناز ۔ دین و ایمان سے غنی اور بے نیاز

یعنے جو ہے دین و ایمان سے غنی ۔ دل سے مستغنی ہے وہ مرد زکی

فَأَنْتَ لَهُ تَصَدّٰى ۵

پس تو اسکے واسطے لاتا ہے رو ۔ ای تو جہد سے کرے ہے گفتگو

تاکہ ایمان لاوے وہ گم گردہ بھی ۔ اسکے ایمان پر تجھے کیا حرص ہے

وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يَزَّكّٰى

اور نہین ہے تجھ پہ اسکا کچھ ضرر ۔ گر نہووے پاک مرد خیر و شر

غم نکھا ان کا تجھے کیا فکر ہے ۔ وہ شقی کلمہ کہے کیا ذکر ہے

اسکے ایمان سے تو رکھہ دلکو فراغ ۔ کچھ رسولون پر نہین الّا البلاغ

وَأَمَّا مَنْ جَاءَكَ يَسْعٰى

لیک جو آتا ہے دل سے تیرے پاس ۔ چل کے راہ دور سے رکھہ دل مین آس

یعنے عبد اللہ با صدق و یقین ۔ سیکھنے آتا ہے تجھہ سے علم دین

سپارۂ عم

یاد رکھ

یاد رکھہ ای طالب صادق فقیر	جو برای خاطر مرد ضریر
دیکھہ تو محبوب اپنے پر خدا	کیا کرتا ہے عتاب برملا
بخشش و لطف و عطای کردگار	ہے فقیری اہل دین پر بیشمار

کلا انہا تذکرۃ

یعنی حق ہے جو یہہ آیات کتاب	پند مین آیت برای رو عتاب
یا نبی مسؤل درگاہ جلال	مین یہ کب کرتے ہین وہ رد سوال
یون عتاب حق ہوا تھا ای کلیم	ہم ہوئے تھے اندنون بس سقیم
کیون نہ کی تونے عیادت ای عجب	اور نہ کی تیمارداری کیا سبب
تب کہا موسی نے ای حی قدیم	پاک اس سے ہے جو تو ہووے سقیم
ای کریم و کارساز و غیب دان	ہون مجھے معلوم یہہ راز نہان
بندہ مین نادان ہون ای دانای راز	صاف فرمایا کہ ہو افشای راز
حق نے فرمایا کہ سنتا ہے کلیم	جب کوئی عاشق میرا ہووے سقیم
وہ نہین بیمار مین بیمار ہون	فی الحقیقت لائق تیمار ہون

فمن شاء ذکرہ

پس جو چاہے پند لے اس سے عیان	خادم درویش ہو با صدق جان

سورۃ عبس

سوے اس شب عتبہ کے درمیان / جمع ہو سب مردمان کاروان
آ گیا آدھی رات کو ایک شیر نر / کھا گیا عتبہ کو سب سے ... کر
اور بہا دالا سکو پھاڑ کر

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ

قول پیغمبر سے یہہ ظاہر ہوا	جو کتاب اللہ سے ماہر ہوا
پس وہ ہوگا ہمدم جمع کرام	اوہ رہیگا با ملائک مستدام

قُتِلَ الْإِنْسَانُ مَا أَكْفَرَهُ

لعنت حق اسکے اوپر ہو جو	کیا بڑا کافر ہوا وہ زشت خو
کہتے ہیں انسان سے ہے کافر مراد	یا ہے عتبہ کی ہی زائل استداد
جان یہہ عتبہ ہے ابن بولہب	جسپہ حضرت کی پڑی برق غضب
عقد میں تھی اسکے ایک دخت نبی	آخرش مرتد ہوا جب وہ شقی
دخت پیغمبر کو دی اسنے طلاق	یوں کہا پھر از رہ کفر و نفاق

كَفَرْتُ بِرَبِّ النَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ

ای ہوا مین کافر از رب نجوم	لگے جب استارہ گان سعد و شوم
سنکے حضرت نے اسے نفرین کیا	دے دعاے بدزبان سے یوں کہا

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ سَلِّطْ عَلَيْهِ كَلْبًا مِنْ كِلَابِكَ

کہتے ہیں عتبہ کو پیش آیا سفر	شہر سے باہر گیا وہ خیرہ سر
جب قریب مکہ پہنچا کاروان	کہتے تھے ان سے وہاں کے مردمان

مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ

جانتا ہے انسان کو ذرا / اسکو حق نے کس چیز سے پیدا کیا
آپ سائل ہو کے وہ عالیجناب / آپ ہی دیتا ہے پھر اسکا جواب

مِنْ نُطْفَةٍ خَلَقَهُ

سیپارۂ عم

ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْشَرَهُ

كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَا أَمَرَهُ

بنگرے ہے جب شکل انسانی تمام	روح آکر اُس میں کرتی ہے مقام
قدرتِ کامل سے رب العالمین	پیٹ میں پالے ہے لڑکے کو تین
پیٹ میں نطفے کے اوپر سر بسر	نو مہینے جبکہ جاتے ہیں گذر

ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ

پس رہِ اخراج کو اُس پر خدا	سہل کرتا ہے سوئے دار الفنا
شیر مادر سے اُسے پھر دے قوت	پالے ہے ہر وقت حی لایموت
پھر کرے ہے طفل نادان کو جوان	پھر اُسے کرتا ہے پیر ناتوان
پھر اُسے بیجان کرے ہے آخرش	جائے ہے وہ تو تو دام کش مکش

ثُمَّ أَمَاتَهُ

پھر اُسے مارا خدا نے آشکار	جب ہوئی آخر حیاتِ مستعار

فَأَقْبَرَهُ

پھر خدا نے گور میں اُسکو کیا	پھر سب نیک و بد نے لیا
حکم ہے کوئی مرے از مرد و زن	جب اُسے نہلا کے پہناویں کفن
اور پڑھیں اُسکے جنازے کی نماز	اور رکھیں تربت میں با صد احترام
زندگی و موت آدم کی طرف	حق نے بخشیں حیوان سے کی بہتر شرف

سورۃ عبس

فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَى طَعَامِهِ

ابر و باد و ماہ و خورشید و فلک	کوکب سیارہ و چندین ملک
روز و شب ہیں اپنے اپنے کام میں	لقمہ تب آتا ہے اپنے کام میں

اِنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا

ہم نے برسایا بہ تحقیق آب پاک	حق جو برسانے کا تھا بر روئے خاک

ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا

پس کیا روئے زمین ہم نے شگاف	تھا جو کچھ حق شگاف ای سینہ صاف

فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا

پس اگائے ہم نے اُسمیں دانے سب	تاکہ ہووے قوت سب کا روز و شب

وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا

اور اگائے تاک ہم نے خاک سے	خوشۂ شیریں نکالے تاک سے
اور اگایا سبزۂ تر جا بجا	تاکہ حیوانات کی ہووے غذا

وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا

اور اگایا ہم نے زیتون و ثمر	بس ہے اُنمیں نفع مردم سربسر
روغن زیتون بہت آتا ہے کام	بہر نان و مالش و بہر طعام

وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا

اور اگائے باغات پیڑ دار
جنکی شاخیں مل رہی ہیں باہمدگر

وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا

اور اگائے میوہ ہائے تر و خشک
میوہ ہائے تازہ اور خوش رنگ بھی
انار و سیب و ناسپاتی اور بہی
میوہ ہائے خشک و شیریں بیشمار
پستہ و بادام دیگر بیشمار

مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ

سبزۂ تر جا بجا ہے روز و شب
اور تمہارے چارپایوں کے مدام

سیپارۂ عمّ

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ

یعنے جب پھونکے گا اسرافیل صور	ہوگا بہرا جو سنے گا اسکا شور

یوم یفر المرء من اخیه وامه وابیه

اُس دن اپنے بھائی سے بھاگیگا مرد	اور ماں اور باپ سے باسوز و درد

وصاحبته وبنیه

اور اپنی زن سے جو وہ یار تھی	ہمدم و ہم بستر و غمخوار تھی
اور کریگا اپنے بیٹوں سے گریز	کثرتِ آفت سے روزِ رستخیز
اپنی اپنی آپڑے گی اسقدر	باپ بیٹے سے چراویگا نظر
کرتے ہیں بعضے مفسر یوں بیان	یہہ تو ہے احوال حشر کافران
لیک روزِ حشر جمع مومنان	ہونگے باہم خیر خواہ و مہربان

قال الله تعالی الاخلاء یومئذ بعضهم لبعض عدو الا المتقین ق

ہے یہہ قرآن میں کہ قوم منکران	جو ہیں باہم دوست دنیا میں یجان
دشمن جان ہوویںگے باہم یکیں	جز گروہ مومنان پاک دین

لکل امرئ منهم یومئذ شان یغنیه

خاص ہر یک مرد مومن یوم حشر	ہوگا ایسے شان میں بس روز حشر

ووجوه یومئذ مسفرة ضاحکة مستبشرة

ووجوه یومئذ علیها غبرة ترهقها قترة

اولئک هم الکفرة الفجرة

سورة عبس

پس پڑھے یہہ سورہ با شرح و بیان	تاکہ حال حشر ہووے سب پہ عیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اذا الشمس کورت

جب بہم پیچیدہ ہوگا آفتاب	نور کو اُسکے لپیٹینگے شتاب
نہ کیا جاوے گا اُسکا فرش نور	ہووے گا خورشید بے نور و ظہور

واذا النجوم انکدرت

اور جب ہونگے سیہ سیارگان	یعنی ہونگے تیرہ گی سے سب نہان

واذا الجبال سیرت

اور ہووینگے روان سب کوہسار	باد سے اُڑ جائینگے مثل غبار

واذا العشار

اور جسدن ناقہائے حاملہ	یازدہ ماہی سے جو ہین کاملہ

عطلت

چھوڑ جاوینگے معطل رائگان	گرچہ اُنکو دوست رکھتے ہین بجان
عاشرہ کو دوست رکھتے ہین عرب	کیونکہ ہے وہ جنس نادر منتخب
اہل دنیا چھوڑ دینگے مال و زر	مال سے اپنے نہ رکھینگے خبر

واذا الوحوش حشرت

واذا البحار سجرت

واذا النفوس زوجت

سپارہ عم

واذا الموؤدة سئلت

بای ذنب قتلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنْفَاسُکَ مِنْ اَنْبِیَاءِ	ق
حق نے فرمایا ہے کہ جیسے قبول	بس تیرے انفاس ہیں تیرے رسول
جب تو میرے ذکر میں لاتا ہے دم	اُن رسولوں کو جلاتا ہے بہم
پس ہے تجھ میں خون بہائے انبیا	پس کہاں ہے پاس تیرے خون بہا
وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ	
اور جدن کھولے جاوینگے نام	نامہ اعمال بہر انتقام
یعنے دیوینگے صحیفے کھول کر	کر نظر آج اپنے اس اعمال پر
وَاِذَا السَّمَاءُ کُشِطَتْ	
اور جب ہوگا پراگندہ فلک	یا لپیٹیں گے اُسے باہم ملک
وَاِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ	
اور کی جاویگی دوزخ جبکہ گرم	تا جلاوین کافروں کو نرم نرم
وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ	
اور کی جاویگی جنت جب قریب	دیکھ کر تا شاد ہوں حق کے حبیب
عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا اَحْضَرَتْ	
جانیگا ہر نفس بد اور نیک کو	جو عمل لاوینگے اُسکے روبرو

سُوْرَةُ التَّكْوِيْر

فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ

اَلْجَوَارِ الْكُنَّسِ

وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ

وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ

ہے بزرگ و محترم پیشِ خدا	یا مُراد اُس سے ہے ختم الانبیا
ذی قوّۃٍ	
صاحبِ قوّت ہے وُہ شہباز کہ	کی ہت جسنے زمین زیروزبر
عِندَ ذِی العَرشِ مَکِینٍ	
نزدِ ربِّ عرش ہے باعزّ و جاہ	یعنے ہے پُرمنزلت پیشِ الٰہ
مُطَاعٍ	
مہتر و فرمان وُہ اہلِ فلک	حکم برداری مین ہین اُسکی ملک
ثَمَّ اَمِینٍ	
اس جگہہ بس وُہ امانت دار ہے	وحی پہچانا اُسیکا کار ہے
یا مُراد اس سے ہے وُہ دُرِّ یتیم	جو محمدؐ ہے رسولِ حق کریم
صاحبِ قوّت بطاعت اسقدر	تھے کہ بس محبوب تھا وُہ ذی خبر
ہینگے در پیشِ خدا باعزّ و جاہ	در مقامِ صدق محبوبِ الٰہ
سیّد و فرمان روا سُلطانِ دین	ہین اطاعت مین سب اُنکی ہونیں
ہین امین مخزنِ اسرارِ غیب	عیب پوشِ خلق ہین لاشک و ریب
یا جو کچھ کہتے ہین در پیشِ خدا	مُستجاب ہوتی ہے سب اُنکی دُعا

وَمَا صَاحِبُکُم بِمَجنُونٍ
اور نہین صاحب تمھارا ایک آن
نسبتِ مجنون رکھے بحرِ عیان
یعنے دیوانہ نہین ہے یہ رسول
دل رکھے فرمان کرو اُسکا قبول
وَلَقَد رَاٰہُ
اور دیکھا شاہِ دین نے بالیقین
صورتِ اصلی پہ جبریلِ امین
بِالاُفُقِ المُبِینِ
... فلک کے جلوہ گر
مطلعِ نورِ شہود بس رحمت زر
وَمَا ھُوَ عَلَی الغَیبِ بِضَنِینٍ
اور نہین احمد باسرارِ نہان
یعنے وحی حق ...
از رہِ تبلیغ امت سے بخیل
کر دیا قرآن کو اُس نے سبیل

پارۂ عمّ

وَمَا ھُوَ بِقَولِ شَیطٰنٍ رَّجِیمٍ
اور نہین ہے یہ قرآنِ عظیم
گفتۂ شیطان ... رجیم
فَاَینَ تَذھَبُونَ
پھر کہان ... جاتے ہو تم
اِن ھُوَ اِلَّا ذِکرٌ لِّلعٰلَمِینَ
ہے نہین قرآن مگر پند و نصیحت ... عالمین
لِمَن شَآءَ مِنکُم
واسطے اُسکے جو چاہے تم مین سے
اَن یَّستَقِیمَ

	أن يستقيم	
یعنی راہ راست پر ہو استوار		لاوے راہ راست پر تا کردگار
سن ہوا جس دن اس آیت کا نزول		یون لگا کہنے ابو جہل فضول
چاہ پر بندے کے ہے دین کا مدار		کچھ نہین اس مین خدا کا اختیار
بندہ گر چاہے کرے دین کو قبول		ورنہ چاہے تو کرے اس سے عدول
کفر و دین مین بندہ ہی مختار ہے		اختیار اسکا ہے حق بیکار ہے

	وما تشاؤن إلا أن يشاء الله	
اور نچاہوگے کبھی راہِ ہدا		جب تلک اسکو نچاہیگا خدا

	رب العالمين	
ہے وہی پروردگار کائنات		جسکو چاہے کفر سے بخشے نجات
بود سے اسکے سبھی کی بود ہے		نیست ہے سب کچھ وہی موجود ہے
اور حیات اسکی ہے سب کی حیات		علم سے ہے اسکے علم کائنات
ہے اسکی چاہ سے بندونکی چاہ		پس وہ ہوتا ہے جو چاہے ہے اللہ
اسکی قدرت سے ہے قدرت سبکی جان		گر نہ دے قوت رہین سب ناتوان
سن کلام قلب ہے اسکا کلام		حس باطن ہے زبان خاص و عام

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان ینظر الی یوم القیامۃ کانہ رای عین فلیقرأ اذا الشمس کورت و اذا السماء انفطرت

سورۃ الانفطار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اذا السماء انفطرت

آسمان جس وقت ہو جاوے گا شق

وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝	
اور جھڑ جاوینگے چرخ سے انجم تمام	چون خزان مین برگہاے زرد فام
ہین کواکب اہل تبیان نے کہا	جیون قنادیل معلق بر سما
جابجا ہین بستہ با زنجیر نور	اور پکڑے ہین فرشتے بالضرور
جبکہ مر جاوینگے اہل آسمان	ہاتھ سے زنجیرین چھٹ جاوینگی وان
تب ستارے جھڑ پڑینگے خاک پر	ہووگی ظاہر تیرہ گی افلاک پر
وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝	
اور بہ نکلے جاوینگے سب دریاون	مل کے ہوجاویگا ایک دریا کلان
وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝	
اور کرین جب خاک کو زیر و زبر	تا نکالین اس سے بوسیدہ بشر
یعنی جب برہم کرینگے خاک گور	جی اٹھینگے دم مین سب اہل قبور
عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ ۝	
جانیگا ہر شخص نیک و بد بشر	آگے جو بھیجا عمل از خیر و شر
وَاَخَّرَتْ ۝	
اور جو پیچھے رہے از نیک و بد	یعنی کی تاخیر تو نے سند

يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ

یعنی اے انسان کس چیز نے تجھ کو فریب دیا

بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝ الَّذِيْ خَلَقَكَ

سیپارۂ عمّ

فسوّٰىك

فَعَدَلَكَ

پس کیا تجھکو درست اچھی شکل	خلقت حیوان سے خوب وجدا

فِیْ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ؕ

چاہا جس صورت مین یعنے خوب وزشت	دی تجھے ترکیب اے خاکی سرشت

كَلَّا

یون نہین کرتے ہین جو کافر گمان	یعنے بعد از مرگ پھر جینا کہان

بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّیْنِ ؕ

بلکہ تم ہو منکر روز معاد	کرتے ہو تکذیب از روئے عناد

وَاِنَّ عَلَیْكُمْ لَحٰفِظِیْنَ ؕ

اور ہین تم پر فرشتے بیگمان	پاسبان قول و فعل و جسم وجان

كِرَامًا كَاتِبِیْنَ ؕ

محترم بھیجے کراما کاتبین	لکھتے ہین اعمال نامہ کے تئین

یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ؕ

جانتے ہین تم جو کچھ کرتے ہو کام	یعنے کار نیک و بد ہر صبح وشام

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ؕ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ؕ

سورۃ الانفطار

اور لکھے گا حق باعداد قبور	نیکیاں نامے میں اسکے بے فطور

سورۃ المطففین مکیۃ وھی ست وثلثون آیۃ

سورۂ مکیہ ہے یہہ مطففین	آیتیں چھتیس ہیں اسمیں یقین
لکھے ایک سو اور انہتر ہیں تمام	سات سو اور تیس حرف انکے نام

در شان نزول این سورت

اہل یثرب بسکہ از طغیان و میل	نت خیانت کرتے تھے در وزن و کیل
جب رسول اللہ درانثنائے راہ	آئے تب یہہ سورت آئی از الہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ویل للمطففین

وائے بر کاہندگان وزن و کیل	جو لیوے بیش و کم رکھتے تھے میل
ویل ہے ایک وادی دوزخ وہاں	جمع ہے وہاں خون و ریم عاصیاں
ہے وہ جائے گر ذم و بسیار کا	دوزخی ڈرتے ہیں اُس سے ہشیار
تھا مدینے میں سنو اک مرد خام	کہتے ہیں تھا بو جہینہ اسکا نام
کیل دو رکھتا تھا وہ گم کردہ راہ	ایک چھوٹا ایک بڑا اشتباہ
جس کسی سے لیتا غلہ آپ وہ	تو بڑے کیلے سے کرتا تھا وہ قول

الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون

واذا کالوھم او وزنوھم یخسرون

سیپارۂ عم

الا یظن اولئک انھم مبعوثون

لیوم عظیم

یوم یقوم الناس لرب العالمین

ویل ہے اس دن ... [illegible] ... جھوٹ

... [illegible] ... عذاب

الذین یکذبون بیوم الدین

جھٹلاتے ہیں ... [illegible] ... روز جزا

وما یکذب به الا کل معتد اثیم

... [illegible] ...

او بینگے جب تک نہین خیر الانام	تاکہ ہون اگر شفیع خاص و عام
تب تلک انکی نہ ہوگی مخلصی	لا بینگے جائے حساب انکو سبھی
اس شفاعت کا سنو کبرا ہے نام	خاص ہے وہ از پئے خیر الانام

کلا ان کتاب الفجار لفی سجین

یون نہین کہتے ہین جو اہل ضلال	دینا کم لینا زیادہ ہے حلال
نامہ کفار و فجار و لعین	بینگے سجین مین رب العالمین
جائے لاوے بجا فرمان عدل	ایکدن ہو گی کھڑے میزان عدل
ہے وہ یک سنگ مجوف جسم وار	دیگ دوزخ پر دھرا سرپوش وار

وما ادراک ما سجین

اور تو کیا جانے ہے یا مصطفیٰ	کچھ تجھے معلوم ہے سجین ہے کیا
یعنی ہے چاہ عمیق ہولناک	دیکھنے سے جسکی اوے دلمین باک

کتاب مرقوم

نامہ فجار ہے لکھا ہوا	میٹ سکتا کون ہے حق کا لکھا
ہے نشان گروہ کر تک اسکی سیر	بالیقین جانو نہین ہے اسمین خیر

ویل یومئذ للمکذبین

اذا تتلی علیه ایاتنا قال

سورة المطففین

جب پڑھی جاتی ہیں آیات کتاب

پھر تو کہتا ہے وہ خانہ خراب

اساطیر الاولین

یہ تو ہے افسانۂ پیشینیان

ایسا ہوتا ہے کلام حق کہان

کلا بل ران علی قلوبهم

یون نہین ... [illegible] ... ہین الا ہے دلون پر ... [illegible]

ما کانوا یکسبون

... [illegible] ... گناہ

... [illegible] ... سیاہ

... [illegible] ... نقطہ سیاہ

ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيمِ

پس بلاشک یہہ گروہ کافران جاکے دوزخ مین پڑینگے بیگمان

ثُمَّ يُقَالُ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ

كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ

کرتے کرتے جرم آخر کو مدام		کالا ہو جاتا ہے دل سکا تمام

كَلَّا إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ

بیگمان حقا کہ یہہ کافر لعین		از عطا و لطف رب العالمین

يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ

ہونگے اسدن رحمت رحمان سے دور		لطف حق سے دور ہونگے بالضرور
اور اسی یہہ ہے کہ از دیدار رب		ہوینگے محجوب اہل کفر سب
معنے اس آیت کے از روئے صواب		پوچھا مالک سے دیا اسنے جواب
حق نے محجوب اپنے اعدا کو کیا		تا نہ دیکھین وہ جمال کبریا
اور جزا کے دن دکھاویگا خدا		اولیا کو نور اپنا برملا
اپنی تجلی وہان کریگا انپہ حق		ہین وہی دیدار حق کے مستحق
شرح محجوبون کی ہے اے نکتہ دان		سن کیا ہے شافعی نے یون بیان
یعنی یہہ آیت ز رب العالمین		آئی ہے در شان کفار لعین
راست ہے یہہ مومنان خوش نہاد		ہوینگے دیدار حق سے شاد شاد
لطف حق سے دوستان باوفا		ہوینگے مسرور و محظوظ از لقا
ورنہ پھر کیا فرق ہے اے مہربان		درمیان دشمنان و دوستان

سیپارہ عم

وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ

جبکہ لیجاتے ہین نیکون کا عمل
کرتے ہین بعضے مفسرون بیان
دیکھنے جو جاتے وہین نا کردہ سیر
لینے آتے ہین اُسے قدوسیان
لینے استقبال کو آتے ہین سب
اور نگہہ رکھتے ہین اُسکو تا بہ حشر

ہر زمین سے آسمان پر بے خلل
نامۂ مسطور ہے اور بانشان
لینے اُس نامے مین سرتا پا ہے خیر
ہین مقرب جو خدا کے ز آسمان
ہر طرف سے خاصہ درگاہ رب
دیوینگے اُسپر گواہی روز حشر

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۙ عَلَی الْاَرَآئِکِ یَنْظُرُوْنَ ۙ

نیکیان ابرار ہونگے در بہشت
یعنی بر تخت مرصع شادمان
ہوگا دنیا کی برابر وہ مقام
یا کہ دیکھینگے عذاب کافران
ہین وہ نیکوکار جو امر خدا
اور خدا جس چیز سے رکھتا ہے باز
اور جو اہل معصیت فجار ہین

تختون پر دیکھینگے وہ نیکو سرشت
دیکھینگے ملک اپنے کو با عظم شان
ایک نظر مین سب کو دیکھیگا تمام
جتنے ہین دوزخ مین با آہ و فغان
یہان بجالاتے ہین با صدق و صفا
باز رہتے ہین بخوف بے نیاز
گر کرین توبہ تو نیکوکار ہین

تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِیْمِ ۚ

سورۃ المطففین

وَفِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ

إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ

بیگمان ہین جو کہ مجرم پُر گناہ
یعنی کافر ہوسکے وہ رو سیاہ
اُن کو تھے مومنون کو دیکھ کر
ہنستے تھے وہ نا بکار
کرتے تھے تمسخر بار بار

پھر وُنیا خرچ مال بیشمار — کرتے ہین وہ نے رضائے کردگار
نام حق گر گر گرا لیوے سدا — تو بھی ایک کوڑی نہین پاوے گدا

وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ

اور اُس کا مزاج اے مومنان — چشمۂ تسنیم سے ہے بیگمان

عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ

یعنی چشمہ ہے کہ پیتے ہین سدا — اُس سے نزدیکان درگاہ خدا
کہتے ہین احوال یون تسنیم کا — جو وہ ہے مخصوص خاصان خدا
خاص خالص پیتے ہین اُسکو مدام — دوسری مے سے ملاکر صبح و شام
عرش کے نیچے سے آتا ہے دوان — گھر مین ہے ہر ایک بہشتی کے روان
بہترین وہ اشربہ جنت ہے یار — خوش مزہ خوش طعم شیرین خوشگوار
صاحب تبیان سے سن باہوش و عقل — یون بن عباس سے کرتا ہے نقل
یعنی ہے تسنیم ایک چشمے کا نام — عرش کے نیچے سے جاری ہے مدام
صرف پیتے ہین اُسے خاصان حق — بس وہی اُس چشمے کے ہین مستحق
کیونکہ تھے دُنیا مین خاصان خدا — دلمین رکھتے حق ہی کی حب و ہوا
جسکو مہر غیر حق ہے دل نشین — دیوینگے ممزوج کر اُسکے تئین

سیپارۂ عمّ

وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ

وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ

فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ

عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ

سن لے مسجد تک نہ پہنچے تھے علی	جو ہوئی نازل یہہ آیت بر نبی

وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ

اور جب پھرتے ہین قوم منکران	اپنے گھر مین یا بیزم دوستان

انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ۝

پھرتے ہین شادان و خندان پر غرور	انکو استہزا ہے منشاء سرور

وَاِذَا رَاَوْهُمْ

اور جب دیکھین ہین ناگر دیدگان	مومنونکو تو یہہ کہتے ہین عیان

قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ۝

بیگمان یہہ قوم ہین گمرہ تمام	تیغ ان کے سر پہ ہے اللہ کا نام
معتقد درویش کے جو ہین یہان	کہتے ہین انکے تئین یون منکران
انکا کیون رکھتے ہو دلمین اعتقاد	تمکو کیا حاصل ہوئی ان سے مراد
رہگئے شامت سے اپنے اشقیا	بے نصیب از فیض عام اولیا
شامت انکار سے ہیگی مدام	صحبت خاصان حق انپر حرام
قہر حق سے ہوگئے آخر ہلاک	ہوگئی برباد انکی مشت خاک
صورت ظاہر پہ کرتے ہین نظر	حال باطن سے نہین انکے خبر

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ

هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ

درد و رنج و غم مین دیکھہ انکو غمین	اسطرح ہنس ہنس کہینگے مومنین
اب دی جاتی ہے آج اسکی جزا	کل جو کچھ کرتے تھے کارِ ناسزا
یعنے استہزا بجمیع مومنین	کرتے تھے دنیا مین کفارِ لعین

ح قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ الْمُطَفِّفِيْنَ شَفَاهُ اللهُ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

یون پیمبر نے خبر دی اے اخی	سورۂ المطففین جسنے پڑھی
لطف سے اسکو پلاویگا خدا	بادۂ مختوم سے روزِ جزا

س سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورہ انشقت کو تو مکیہ جان	اسمین ہین پچیس آیت بیگمان
ایک سو اور نو ہین کلمے اسکے	چارسو اور تیس حرف ابجد کے

درشان نزول این سورہ

یون بیان کرتے ہین اکثر راویان	تھا پیمبر سے سوال کافران
ہوویگا کب حشر اور روزِ حساب	حق نے اس سورہ مین فرمایا جواب

ع بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۙ

آسمان جب پھٹ جاوے یا کہ شق
ہول سے پارہ پارہ ہووے یا مثل ورق
کر کے اسکا صاف بر اور ریزہ زمین
اس روز کے ہیبت سے زمین
وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا
اور سنیگا آسمان حق کا کہا
لا یبالی فرمان خالق کو بھی
وَحُقَّتْ
اور لائق ہے اسکو فرمان بری
سمجھے کہ لائق نہین بجز سرکشی
وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ
اور کھینچی جاوے یا پھیلائی جاوے
پھیلنا اسکا ہو یہ کہ اسکے زمین
بیٹھ جاوے ہموار ہووے اور زمین
اور اسمین نہ ایک پست و بلند
اور نہ ٹیلا باقی رہے نہ کوہ و جبل

سیپارۂ عم

وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ
اور پھینکے اسمین جو ہے سب کچھ اسکا
اور زمین والے کی سب باہر نکال
جب کہ اسمین مردہ اور مال
ہوجاے اس سے عیان
اور خالی ہو وے بیان اس
وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا
اور سنیگا اور لاوے بجا
حکم اپنا اسکا رب العالمین
وَحُقَّتْ
اور لائق ہے اسکو فرمان بری
کہ بیان تفسیر اسکی ایسا ہے
کہ حیرانی ہے جن نہ تھی
اور جو انہون نے کیا ہے حساب ہولناک
اور ہو وے جب ہیبت سب

سب اٹھائے جاوینگے تم بیگمان — یعنے ہونگیں زندہ جسم مردگان

اور حساب نیک و بد لیگا خدا — درخور اعمال دیویگا جزا

يٰاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا

بیشک ای انسان تو ہر کردگار — کرنے والا ہے بسعی و رنج کار

یعنے ہے تو ساعی از بہر خدا — ہے جو حق سعی لاتا ہے بجا

فَمُلٰقِيْهِ

پس ملاقی ہوگا وہ روز حساب — ہوگا پاداش عمل سے کامیاب

یعنے تو کرتا ہے یہان جیسا عمل — دیکھے گا اُس روز وہان ویسا عمل

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ

پس ولے جو شخص جاویگا دیا — نامہ دست راست مین اسکی لکھا

یعنے جسکو دینگے روز بازخواست — نامۂ اعمال اندر دست راست

فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا

پس کیا جاویگا وہان اسکا حساب — یعنے ہوویگا بآسانی شتاب

وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا

اور پھریگا شاد سوے اہل خویش — ای بسوے مومنان پاک کیش

سورۃ انشقت

فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا

کاش ہم زندہ نہوتے خاک سے	یا نہ آتے خاک مین افلاک سے
تا کہ ایسے روز مین رہتے نہ ہم	اس وجود اپنے سے بہتر تھا عدم

وَيَصْلٰى سَعِيرًا

اور پڑیگا آتش دوزخ مین جا	ملیگا حسرت سے دنیا کی ہوا
ہمزہ و عاصم سے کرتے ہین بیان	فتحہ یاؤ سکون صاد یہان
نزد بعضے ضم یاؤ فتح صاد	بعد ازان لام مشدد رکھ تو یاد

اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا

بیگمان دنیا مین کرتا حرص و آز	اپنے خویش و اقربا مین شاد و نا
یعنے تھا نازان بمال دنیوی	دولت فانی پہ مغرور و غوی

اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ

بیگمان رکھتا تھا دنیا مین گمان	یہہ کہ ہرگز پھر نہ آویگا وہان
یعنے انکار قیامت تھا اسے	بعد مرنیکے ہے پھر جینا کسے

بَلٰى

یون نہین کہتے ہین جو یہہ گمرہان	آرے آویگی تن مردہ مین جان
زندہ ہوآوینگے سب پیش خدا	اپنے کردار و نکی تا پاوین جزا

سپارۂ عمّ

[illegible]

یا کہ جس دم جمع ہووے اُسکا نور	با کمال نور کرتا ہے ظہور
یعنی در ایام بیض اُسکی قسم	جو ہین روشن تین شب تا صبحدم
جان اہین ایام بیض اے مرد دین	تیرھوین اور چودھوین اور پندرھوین

لَتَرْکَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ

پڑھئے گر اس لفظ کو با ضم یا	تو ہین معنے اسکے یون کہنا بجا
بیگمان پہنچوگے اب حال بحال	پھر کروگے تم وہان سے انتقال
یعنی مرگ و شدت و سکرات موت	سختی روز قیامت بعد فوت
یعنی تم ہوگے ملاقی بیگمان	ہر بلند و پست کو اے رہروان
پہنچوگے پایہ بپایہ زینہار	تمکو ہر زینے سے کرنا ہے گذار
ایک حالت پر نہین رہتا بشر	بلکہ ہر حالت سے جاتا ہے گذر
جیسے بعد از زندگی آتی ہے موت	زندہ ہوکے سب اٹھینگے بعد فوت
عرصۂ محشر مین پھر آوینگے سب	پھر میزان و حساب از حکم رب
دیکھینگے فردوس نعمائے بہشت	مومنان پاکدین نیکو سرشت
یون لکھا ہے زاہدی نے رکھہ تو یاد	بس یہین تحویل ہے اس سے مراد
ایک حالت پر نہین رہنا بحال	بلکہ از حال و بحال انتقال

سُوْرَۃُ اَنْشَقَّتْ

فَمَا لَہُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ

وَاِذَا قُرِئَ عَلَیْہِمُ الْقُرْاٰنُ لَا یَسْجُدُوْنَ

مانگتا ہون نار دوزخ سے امان
بخشدے میری گناہ اے مہربان
ہے تیری رحمت کو سبقت غضب
اے کریم کارساز بندگان
تا ابد ہے منت و احسان ہے
ہم پہ ہم بخشش رحمان ہے
واسطے انکے ہے پاداش ہی
اجر غیر ممنون
اور انکے اعمال نیکو تر سدا
لیک جو لائے ہین ایمان برملا

بعضے اہل علم کہتے ہین کہ زود	پڑھکے اس آیت کو کرتے ہین سجود
اور بعضے آخری سورت پہ جا	کرتے ہین سجدہ تلاوت کا ادا
چاردہ سجدے ہین قرآن مین تمام	تیرھوان سجدہ ہے یہہ اے نیکنام

بَلِ

کرتے ہین انکار محشر سو نہین	یعنی برحق ہے قیامت بالیقین

الَّذِينَ كَفَرُوا يُكَذِّبُونَ

جو نہ ایمان لائے کفار جہول	کرتے ہین تکذیب قرآن و رسول

وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ

اور ہے داناتر خدا غیب دان	جو یہہ اپنے دلمین رکھتے ہین نہان
کرتے ہین سینے مین جمع از راہ کین	از نفاق و کفر و بغض مومنین

فَبَشِّرْهُم

پس تو انکو مژدہ دے یا مصطفیٰ	اسطرح سے یعنی ہے حق نے کہا

بِعَذَابٍ أَلِيمٍ

دے خبر انکو کہ ہونگے وہ ہلاک	ہوگا نت ان پر عذاب دردناک

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قرء سورۃ انشقت اعاذہ اللہ ان یعطیہ کتابہ من وراء ظہرہ
اسطرح فرماتے ہین حضرت نبی

سیپارۂ عم

سورۃ انشقت ...
سورۃ البروج مکیہ وہی ...
اثنتان و عشرون آیۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ

جان علی

سورۃ البروج

جان لے ایک برج ایک حصے کا کام	بارہ ہی حصے فلک کے ہین تمام
جیون حمل اور ثور اور جوزا ہی جان	اور سرطان و اسد ہین ہگان
سنبلہ میزان و عقرب قوس یاد	رکھہ جدی و دلو و حوت انکوش نہاد
سال کے عرصے مین خورشید روان	قطع کرتا ہے بروج آسمان
اور بامر حق مہینے مین قمر	قطع کرتا ہے فلک کو سربسر
جان خور اسا بطی السیر ہے	ایک برج ایک ماہ مین کرتا ہے طے
مہر سے ہیگا سریع السیر ماہ	جو اڑہائی دنمین طے کرتا ہے راہ
یا مراد اس سے رہے بارہ امام	جن سے ہے چرخ نبوت کا نظام
سن پیمبر نے کہا اے باخبر	یعنی ہین نائب مرے اثنا عشر
ہین یہہ برہان عظیم اے ہوشیار	برکمال قدرت پروردگار
یا مراد ان سے ہے ابواب سما	یا ستارے جو کہ ہین حاجت روا

وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ

اور قسم اس روز کی سن گوش کر	اور وہ ہے موعود ہر جن و بشر

وَشَاهِدٍ

اور ہے سوگند گواہ پاک جان	جو کہ ہے مخلوقین صادق نشان

ان سبھون کا بت پرستی کیش تھا — جو غنی تھا ان مین یا درویش تھا

اُنہین تھا ایک ساحر کامل تمام — تھا اُسی سے مُلک شہ کا انتظام

جب ضعیف اُسکے ہوئے عضو قوی — شاہ سے جا کر یہہ اُسنے عرض کی

اب تو مین بوڑھا ہوا ہے بادشاہ — ضعف نے پائی قوی پیری مین راہ

چشم گوہر نور کو ہے تیرگی — گوش کو ہے ہر صدای سیرگی

اب زبان مین تاب گویائی نہین — کچھ میرے تن مین توانائی نہین

ہے صلاح وقت یون ایک نوجوان — زیرک و خوش فہم و عالی خاندان

دے مجھے تا ہے جو کچھ مین نے پڑھا — سب پڑھا کر مین بناؤن آپ سا

تاکہ ہو پیچھے میرے قائم مقام — دے اُمور مملکت کو انتظام

شہ کو آئی یہہ صلاح اُسکی پسند — اُسکو بخشا ایک پور ارجمند

ایک پسر جیسا تھا اُسکا مدعا — ڈھونڈھ کر سلطان نے ساحر کو دیا

یون رہا مصروف اُسے صبح شام — بھر دیا علم و ادب اُسمین تمام

تھوڑے عرصے مین پڑھا اور سب لکھا — اُسنے اُسکو آپ سا کامل کیا

وہ جوانِ صالح از روئے زکا — کیش ساحر سے بدل خائف ہوا

دین رہبانی کیا اُسنے پسند — نزد عیسیٰ کے ہوا وہ ارجمند

سپارۂ عمّ

تو مین اپنے حق سے استدعا کرون — جلد تیری چشم کو بینا کرون

اُس سے حاجب نے کیا عہد درست — حکم کو تیرے بجا لاؤنگا چست

کلمہ طیب اُسے تلقین کیا — صاحب ایمان و اہل دین کیا

یون حضور حق سے کی اُن نے دعا — جو وہین ایک آن مین بینا ہوا

جب گیا با چشم روشن نزد شاہ — شاہ نے کی اُسکی آنکھو پر نگاہ

شہ نے پوچھا رو حیرت سے بلا — کیونکہ تیری آنکھہ نے پائی شفا

عرض کی حاجب نے پیش بادشاہ — مین نے پائی آنکھہ از فضل اللہ

شہ نے پوچھا کون ہے تیرا خدا — یون کہا ہے مالک ارض و سما

جز خدا کوئی نہین معبود ہے — جس جگہہ دیکھو وہی موجود ہے

ہیگی اُسکی بندگی کرنی بجا — غیر کو اُسکے نہین سجدہ روا

شاہ نے حیلے سے پوچھا سچ بتا — کس سے یہہ ارشاد حق تو نے لیا

تاکہ مین بھی اُس سے جا ارشاد لون — معتقد ہون دل سے اور خدمت کرون

تھا ہوا خواہ ملک حاجب بجان — اُس جوان کا قصہ لایا درمیان

دین حق شاید کرے شہ اختیار — اور پکڑے کیش باطل سے کنار

شاہ نے اُسکو بلا کر روبرو — ہو کہ آگہ اُسکے دین سے مو بمو

سورۃ البروج

النّار ذات الوقود

باندھ کر پھر اسکو کھینچا دار پر — تیر باران سے کیا اسکو سپر
تھی جو اسکو جوشش فضل الٰہ — تیر باران سے رکھا اسکو نگاہ
تب جوان بولا کہ ای شاہ جہان — لا تو ایمان الٰہ قادر پہ بجان
جسکی قدرت کا تماشا اسقدر — تو نے دیکھا آنکھ سے ای بے بصر
یون کہا سن نے کہ میرا مدعا — کچھ نہین ہے قتل کے تیرے سوا
تب کہا گر ہے یہی تیری مراد — جو کہون مین کر وہی رکھ دلمین یاد
تیر رکھ چلّے پہ لے نام خدا — جان اس شے کی ہو حق پر فدا
سنتے ہی لایا بجا حکم جوان — تیر شست شاہ سے ہو کر روان
لگا سینے پر از دست پلید — دست کافر سے ہوا مومن شہید

آمنّا بربّ ہذا الغلام

کہہ اٹھے کفار مجلس خاص و عام — لائے ایمان اسکے رب پر ہم تمام
شہ غضب مین آکے فرمانے لگا — تا زمین مین کھودین خندق جا بجا
بھر کے ان غارونکو آتش سے تمام — بیٹھے رہتے تھے وہان کافر مدام
جسکو لاتے پوچھتے پہلے اسکا — تو ہے اب گرویدۂ پروردگار
گر وہ کہتا ہون پرستار خدا — تو اسے اس آگ مین دیتے گرا

سیپارۂ عمّ

جبکہ

جبکہ اس احوال کو شہ نے سنا — گرم ہوکر یون کہا اور سر دھنا

اب زمین مین کھودو یک غار عظیم — پر کرو آتش سے جیون چاہ جحیم

نے کرے جو دین عیسیٰ سے ابا — دو تم اسکو قعر آتش مین گرا

آگ مومن کو نہ پہنچا سکی ضرر — آتش انکے حق مین تھی باد سحر

لائے تھے ایک مومنہ کو با نغار — گود مین تھا اسکی طفل شیرخوار

چھین یک کافر نے وہ لڑکا لیا — اور اسکو پھینک آتش مین دیا

چاہتی تھی زن کہ ایمان سے پھرے — مشرکون سے شرک سے شرکت کرے

تب کہا لڑکے نے ای ما صبر کر — تو بھی آکر قدرت حق کر نظر

ظاہرا بھکا تھا مجھکو نار مین — غم نکھا مین ہون پڑا گلزار مین

مجھ پہ کی گلزار آتش جیون خلیل — دیکھ آکر رحمت رب الجلیل

حکم سے حق کے ہوئی یہہ نار برد — بچے کے حق مین یہہ آتش لالہ سرد

سنتے ہی مان بھی گری آتش مین جا — کر رہی تھی حمد و ثنائے کبریا

پھر تو آتش مین مسلمان دیندار — گر پڑے تھے مستانہ ہو پروانہ وار

یون وہب کہتا ہے سن اہل وفا — تھے موکل نار پر بارہ ہزار

اور کہا کلبی نے سن اہل دین — یعنی تھے ستر ہزار اسپر لعین

اذ ہم علیہا قعود

و ہم علی ما یفعلون بالمومنین شہود

سورۃ البروج

الا ان یومنوا باللہ

العزیز الحمید

الذی لہ ملک السموات والارض

وہ جو کہ اسی کو سزاوار ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین

	وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ	
اور خدا ہر چیز پر ہیگا گواہ		مومن و کافر پہ رکھتا ہے نگاہ
یعنے دانا ہے بحال بندگان		سب عیان ہے اُسپہ حال دو جہان
	اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ	
فتنے مین ڈالا جنھون نے بیگمان		لیک مردان و زنان مومنان
	ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا	
پھر نہ آئے سوئے حق کافر شقی		اور نہ کفر و ظلم سے توبہ بھی کی
	فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ	
پس ہے ہو دونکو ہے دوزخ کا عذاب		اور ہے دنیا مین جلنا جیون کباب
یعنے دنیا مین خداوندان غار		جل کے خاکستر ہوئے مثل غبار
تھے ہین وہ آتش کفار سوز		ہو بلند اُس غار سے چھل کر بروز
اپنے حلقے مین جہودونکو لیا		اور جلا کر سب کو خاکستر کیا
	اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	
لائے جو تحقیق ایمان بر خدا		اور کئے اعمال شائستہ سدا
	لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ	

واسطے اُنکے ہے باغ بوستان
مین درختون کے تلے نہرین روان
ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ
ہے یہی نعمت رستگاری عظیم
اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ
پکڑ بیشک ہے ترے رب کی سخت
اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ
یعنی ہے تحقیق وہ ابتدا کرے اور پھر کرے

سپارۂ عم

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ
ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ
فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ
هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ
فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ
بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ

بلکہ جو کافر ہوئے ہین اشقیا	ہین سبھی در انکار حشر و انبیا

وَاللّٰہُ مِن وَّرَآئِہِم مُّحِیطٌ

اور خدا ہیگا محیط کافران	جا سکینگے اُسکے چنگل سے کہان
یعنے حق دانا ہے اُنکے حال پر	اور توانا اُنکے استیصال پر

بَل ہُوَ قُرآنٌ مَّجِیدٌ

یون نہین جو کہتے ہین وہ کافران	ہے یہہ قرآن شعر و سحر ساحران
کرتے ہین باطل یہہ ملکر افترا	یا کہ ہے قول رسول مجتبےٰ
بلکہ قول حق ہے قرآن مجید	ہے کلام ایزد فرد حمید

فِی لَوحٍ مَّحفُوظٍ

ہے لکھا در لوح محفوظ برین	بس وہ ہے در آسمان ہفتمین
یعنے ہے محفوظ از نقص و زوال	جو گھٹاوے یا بڑھاوے کیا مجال
بعضون نے محفوظ کو ضم ہے پڑھا	اور نافع نے پڑھا با نظم طا
یون خبر مین ہے کہ وہ لوح سنی	ایک مروارید ابیض سے بنی
ہین حواشی اُسکے با نقش و نگار	اور جڑے اُسمین جواہر بیشمار
اور ہے یاقوت سرخ اُسکا غلاف	ہے سراپا جون رخ آئینہ صاف

سورۃ البروج

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ سورۃ البروج اعطاہ اللہ تعالیٰ بعدد کل جمعۃ و عرفۃ فی الدنیا عشر حسنات

سورۃ الطارق مکیۃ وہی سبع عشرۃ آیۃ

حروف دو سو اور ترپن ہین تمام
الکلمہ اکسٹھ ہین با انتظام
سترہ آیت مین اُسمین بیگمان
سورہ طارق ہے تو مکہ مین جان

سیپارۂ عمّ

اِنْ کُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ

در شان نزول این سورہ

کہتے ہین ایک رات ختم الانبیا	بیٹھے بوطالب چچا کے پاس جا
ٹوٹا ایک تارا فلک سے ناگہان	بھر گیا شعلے سے جوف آسمان
ڈر کے بوطالب نے پوچھا بعد ازین	کیا ہے یہہ آتش جو ٹوٹی بر زمین
تب پیمبر نے یہہ فرمایا بیان	یہہ بھی ہے ایک قدرت حق کا نشان
بس یہہ ہے ایک کوکب چرخ برین	مارتے ہین اس سے دیوون کے تئین
وو ہین اس سورت از رب الجلیل	لائے اس آیت کو حضرت جبرئیل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ

آسمان کی اور ستارون کی قسم	ہوتے ہین جو رات کو پیدا بہم
اور ہے حق حرمت ہر آسمان	اور ہے حق النجم و استارہ گان
جو وہ تارے ہوتے ہین پیدا بشب	روز کو ہوتے ہین پنہان سب کے سب

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ

اور ہے کیا تم کو خبر یا مصطفی	یعنی کیا جانو کہ طارق ہے یہہ کیا

النَّجْمُ الثَّاقِبُ

سورۃ الطارق

فلینظر الانسان مم خلق	
چاہئے انسان کو بس دیکھے ذرا	اسکو ہے کس چیز سے پیدا کیا
یعنی جو ہے منکر بعث و جزا	دیکھے احوال اپنی اصل ایجاد کا
خلق من ماء دافق	
جو ہوا مخلوق زآب ریختہ	رحم مادر میں ہو بس آمیختہ
یخرج من بین الصلب والترائب	
نکلے ہے وہ آب از پشت پدر	اور عظام سینۂ زن سے پدر
انہ علی رجعہ لقادر	
بیگمان تحقیق ہے ایسا خدا	پھیرنے پر اسکے قادر ہے سدا
یعنی آب رفتہ جو کے تئیں	وہ توانا ہے کہ پھر لاوے وہیں
یا توانا ہے بجمع مردگان	ایسے تن مردہ میں پھر لاویگا جان
یوم تبلی السرائر	
ظاہر اسدن ہونگے اسرار نہان	ہے جو کچھ پنہان سو ہوویگا عیان
ہر نہان ہوگا عیان روز شمار	ہوگا ہر کردار پنہان آشکار
کہتے ہیں کردار پنہان سے مراد	بینگے اعمال فرض نفل رکھہ تو یاد

فما لہ من قوۃ ولا ناصر

والسماء ذات الرجع

والارض ذات الصدع

انہ لقول فصل

بیگمان قرآن ہے گفتار خدا	حق کو کرتا ہے یہ باطل سے جدا
وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ	
اور نہیں قرآن کلام زائدہ	یعنے قول لغو اور بیفائدہ
اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا	
بیگمان تحقیق قوم مشرکین	مکر کرتے ہین پیمبر سے یہین
کرتے ہین بس بہتر و کیہہ سے مکر	یعنے وہ کرتے ہین پیغمبر سے مکر
وَاَكِيدُ كَيْدًا	
اور جزاے مکر ہم دینگے یہان	باقی رہنے کا نہین نام و نشان
اُن کے اُس جور و جفا پر جبر کر	اور تو ایذا و عوض سے درگذر
فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ	
پس تو مہلت دے بقوم پر دغا	منتظر رہ اُن کے استیصال کا
اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا	
دے محمد انکو مہلت چند روز	کوئی دن وعدے ہین باقی ہین ہنوز

ع قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ الطَّارِقِ اَعْطَاهُ اللّٰهُ بِعَدَدِ كُلِّ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ

اس طرح حضرت نے ہم سے ہے کہا | کہ جس نے سورۂ طارق پڑھا

السكو بخشیگا خداوند مستعان | ہر ستارے کے شمار آسمان

سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعَةَ عَشَرَ آيَةً

سورة الاعلىٰ کو تو مکی جان | انیس آیت ہیں اس میں بیگمان

اور بہتر ۷۲ کلمے ہیں اس میں | حرف ہیں دو سو اکانوے ۲۹۱ گن دیں

سپارۂ عم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى

اَلَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى

وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى

ہے یہ کشاف و کواشی میں لکھا	ہوتا ہے جب کور مادر زاد وا
وحی حق ہوتی ہے جا کر سے نکل	سونف کے تنوں کو لا آنکھوں نے مل
جب سے ملے ہے قطع کر راہِ دراز	پھر اُسے بینا کرے ہے کارساز
یا کیا اندازۂ طفل و شکم	پھر دکھائی رہ کہ رکھہ باہر قدم

وَالَّذِيٓ أَخْرَجَ الْمَرْعىٰ

وہ خدا جس نے نکالا مرغزار	تا چریں اُس میں چرندے بیشمار

فَجَعَلَهٗ غُثَآءً أَحْوىٰ

پس کیا اُس سبزے کو خشک اور سیاہ	کھاویں تا ہر فصل میں شام و پگاہ
ہے معالم میں کہ بعضے عارفان	حاصل اس آیت کا کرتے ہیں بیان
یہہ چراگاہ ہے متاع دنیوی	گرچہ اوّل ہے بسرسبزی و نوی
لیک جب آئے خزان روزگار	خشک ہو بے رونق ہوا انجام کار
کہتے ہیں جو وقت آتے جبرئیل	لاتے کوئی آیت از ربّ الجلیل
پڑھتے تھے پیش رسولِ کردگار	سنتے ہی پڑھتے تھے حضرت بار بار
کرنے پاتے تھے نہ وہ آیت تمام	پڑھتے تھے اوّل سے پھر خیر الانام
یعنے بالتکرار پڑھتے تھے رسول	جو مبادا جائے خاطر سے نہ بھول

سورۃ الاعلیٰ

فَلَا تَنسىٰٓ

إِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ

إِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفىٰ

یعنے کرتے مین جو کچھ خلق عیان	جانے ہے سب آشکار اور نہان

وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَىٰ

اور ہم آسان کرینگے تجھ پر اب	تا ہو آسان تجھ پہ حفظ وحی رب
یا کہ ہم آسان کرینگے یوم دین	تا نہو تکلیف کچھ تیرے تئین
یا تجھے ہم دینگے توفیق عمل	تا ہو آسان راہ جنت بے خلل

فَذَكِّرْ

پس تو دے پند اے رسول رہنما	خلق کو آیات قرآن سے سدا

إِن نَّفَعَتِ الذِّكْرَىٰ

بیگمان اب منفعت بخشیگی پند	مومنون کے حق مین ہوگی سودمند
مین نے ایک تفسیر مین دیکھا لکھا	یون ہی اس جملے کا اندازہ کیا
یا و کرے پند تو اے نیک خو	پند سے گر سود ہووے یا نہو

سَيَذَّكَّرُ مَن يَخْشَىٰ

ہے قریب اب پند لیگا وہ بجان	جو ڈرے ہے اپنے خالق سے یہان

وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى

اور کریگا پند سے پہلو تہی	کافر گمراہ تر از گمرہی

الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَىٰ

ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ

سپارہ عم

قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّىٰ

وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ

بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا

بلکہ اب تم نے کیا اچھا بکار ہیہ خطاب حق ہے سوائے اشقیا ہو رہے ہو محو دنیا اس قدر	اس حیات دنیوی کو اختیار جو ہیں غافل کار عقبی سے سدا کرتے نہیں ایک کار عقبی بھولکر

وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَّأَبْقَىٰ ۝

اور ہے عقبی بہتر و پائندہ تر	اہل دنیا کو نہیں اس پر نظر

إِنَّ هَٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ۝

بیگمان دنیا اور عقبی کا بیان پیش ازیں تھا ان کتابوں میں نزول	ہے لکھا اگلی کتابوں میں عیان بہر استحکام دین ہر رسول

صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ

ہے صحیفوں میں خلیل اللہ کے	کہتے ہیں جو وہ صحیفے بیس تھے

وَمُوسَىٰ ۝

اور ہے توریت موسی میں لکھا ہے یہہ دنیا فانی و ناپایدار	یعنے ہر الواح میں ہے جا بجا اور ہے عقبی کو بقاے بیشمار

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْأَعْلَىٰ أَعْطَاهُ
اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَشْرَ حَسَنَاتٍ بِعَدَدِ كُلِّ حَرْفٍ أَنْزَلَهُ اللّٰهُ عَلَىٰ

سورۃ الاعلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝

سیپارۂ عمّ

ہونگے کافر اسطرح کے رنج کش — جو انہین اُس رنج سے اونکا بخش
یعنے دوزخ مین کرینگے ایسا کا — جس سے کھینچینگے اذیت بیشمار
کافران باطوق وزنجیر گران — سب چڑھین اُترینگے برکوہ کلان

تَصْلٰی نَارًا حَامِیَةً

ڈالے جاوینگے بنار سخت گرم — جس مین جی انکا جلیگا نرم نرم
صیغہ مجہول بعضون نے پڑھا — اور پڑھا بعضون نے ہے با فتح تا
یعنے آوینگے بنار شعلہ زن — الامان بانگینگے جس سے مرد وزن
یون خبر مین ہے کہ از امر خدا — اسطرح سے گرم دوزخ کو کیا
مستعد تھے پھونکنے مین ہزار — سال تک جو خازنان اہل نار
الف اول مین ہوئی ابیض تمام — الف ثانی مین ہوئی خورشید فام
الف ثالث مین ہوئی حلکر سیاہ — اب تلک ہے ویسی ہی حق کی پناہ

تُسْقٰی مِنْ عَیْنٍ اٰنِیَةٍ لَیْسَ لَہُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِیْعٍ

تب پلائے جاوینگے در کشمکش — چشمہ اِس گرم سے وقت عطش
ہے جہنم جب سے باجوش وخروش — تب سے اُس پانی کی بھی گرمین جوش
نہین خورش دوزخین بہر اہل نار — جز زقوم وجز درخت خاردار

نہ سنینگے اُسمین حرف ژاژ	ای کلام لغو اور بیفائدہ
یا سنیگا تو نہ اُسمین ایک سخن	لغو و باطل از زبان مرد و زن
یا سنیگا تو نہ اُسمین ایک کلام	باطل و بیہودہ ای خیر الانام
ہین کلام اہل جنت بیفضول	یا کہ ذکر حق ہی یا نعت رسول

فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ

خلد مین ہین چشمہ آب روان	ہو نگے سیراب اُس سے جان بوستان

فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ

ہین بجنت تختہاے بس بلند	ہین وہ زرین اور مرصع دلپسند
اسطرح اہل معالم نے لکھا	جو معلق ہی وہ بالاے سما
چاہتا ہی صاحب اُسکا ایک تخت	جب کہ بیٹھے آن کر بالاے تخت
وہ نہین تخت آتا ہی بر روے زمین	بیٹھتے ہی اُسکے اُٹھتا ہی وہین

وَأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ

اور دھرے ہونگے کوزے پر شراب	بر لب جو مثل انجم نے حساب

وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ

اور تکیے ہونگے زیبا فرش پر	صف بصف رکھے ہوے با یکدگر

سُورَةُ الْأَعْلَى

كَيْفَ خُلِقَتْ

[illegible]

با قدر بالا اٹھاتا ہے وہ بار	ہے قناعت اسکو ہر یک سخت خار
ہر کسیکے حکم مین رہتا ہے واہ	قطع رہ کرتا ہے بے آب و گیاہ
چار پایون سے جو کچھ مطلوب ہے	ہے یہی ہر جا کہ حاصل خوب ہے
لحم و شحم و شیر و پشم و حمل بار	باوجودان سبکے ہوئے ہین سوار
اور رکھے ہے راہ کعبہ سے خبر	دشت ریگستان مین ہووے راہ بر
وجد کرتا ہے جو سنتا ہے حدی	ہے دلیل گمرہان وہ مہتدی
بیخور و بیخواب طی کرتا ہے راہ	بر تحمل مثل خاصان اله
ہے یہہ تبیان مین لکھا ای باادب	پس اس آیت کے مخاطب ہین عرب
انہین اکثر قوم تھے صحرا نشین	اور مال انکا بجز اشتر نہین
دیکھتے ہین سب کچھ نہین آتا نظر	جز زمین و آسمان کوہ و حجر
اس سبب یہہ حق نے فرمایا بیان	بعد اشتر مثل سوے آسمان

وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ

اور نہین دیکھتے ہین سوے آسمان	بے ستون قائم ہے یہہ سقف دوان
کسطرح اسکو اٹھایا ہے بلند	بے طناب و بے ستون ہے گرد ند

وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ

وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ

فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ

لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ

سپارۂ عمّ

اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ

فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ

اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ

قال النبي صلى الله عليه وسلم من قرء سورة الغاشية

حاسبه الله حسابا يسيرا

سن بگوش جان پیمبر نے کہا	غاشیہ کو دل سے جسنے ہے پڑھا
تو حساب اسکا آسانی خدا	روز محشر کو کریگا برملا

سورة الفجر مكية وهي ثلثون اية

سورہ والفجر کہ نکتہ جان	تیس ٣٠ آیت اسمین ہیں پڑھ بیگمان
ایک سو سینتیس ١٣٧ کلمے در عدد	حرف اسمین پانصد و ہفت و نود ٥٩٧

بسم الله الرحمن الرحيم

والفجر

صبح کی سوگند کی خاص خدا	کرتے ہیں اسدم مناجات و دعا
یا کہ سوگند نماز بامداد	جو وہ ہے عشاق کے دلکی مراد
یا ہے سوگند نماز صبحدم	جو ہے وقت بارش نور کرم
یا سپیدی کہ برسے وہ ہے نور	نور کا ہوتا ہے اسدم ظہور
صبحدم ہے قدرت حق کا ظہور	جو نکالا عین تاریکی سے نور
بعضے کہتے ہیں مقرر کھو تو یا	اول صبح محرم ہے مراد

سورة الفجر

والشفع والوتر

ذات العماد

عاد ابن عوص ابن ارم ابن سام و ابن نوح

ذل و عزت عجز قدرت جہل و علم | قوت و موت و حیات و خشم و حلم

وتر سے ہے انفراد وصف حق | علم کا ہے جہل سے سادہ ورق

عزت نے ذل حیات نے ممات | قدرت نے عجز یہہ اسکی صفات

اور سوا اسکی ہین اقوال دگر | منتخب ان سب کا ہے یہہ مختصر

وَالَّیْلِ اِذَا یَسْرِ

اور قسم شب کی کرے جسدم گذر | ہے مراد اس سے شب قدر الحجر

اور اصح یہہ ہے کہ شب سے لیوین عام | بس یہان تخصیص کا کیا ہے مقام

هَلْ فِیْ ذٰلِکَ قَسَمٌ لِّذِیْ حِجْرٍ

ایا ان قسمون مین جو کی ہمنے یاد | ایک قسم کافی ہے بہر اعتماد

یعنے ایک سوگند ہے جو کین ہین نقل | کافی از بہر خداوندان عقل

یہان مقدر ہے قسم کا یہہ جواب | یعنے منکر کو کرینگے ہم عذاب

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ

آیا تو نہین جانتا یا مصطفے | پیش ازین تیرے خدا نے کیا کیا

بِعَادٍ اِرَمَ

اہلِ بقوم عاد جو ہے بن ارم | سن نسب انکا جو کرتے ہین رقم

سپارۂ عم

یعنے تہا ایک شخص عبد اللہ ہے نام ؛ بن قلابہ کہتے تھے سب خاص و عام

اُس سے پوچھے حال اپنے اونٹ کا — رفتہ رفتہ شہر کے در پر گیا

ناگہاں آیا درِ عالی نظر — تھے مرصع پاٹ اُسکے سربسر

جابجا گل میخ سونے کی لگی — سب جڑے اُسمین جواہر قیمتی

وہان بنایا ایک آدم کا نشان — آیا حیرت مین جو دیکھا وہ مکان

پھر درونِ شہر وہ داخل ہوا — بعد حیرت دلمین کی ہمت نے جا

جو نظر آیا مکان بتّار تھا — لعل و گوہر سے مرصع کار تھا

تھے بجائے سنگریزہ بیشمار — گوہر شہوار در ہر رہ گذار

نہر تھی ہر قصر کے نیچے روان — دُرّ و مرجان صاف ہوتے تھے عیان

تھا زرِ خالص سے پایہ ہر شجر — اور زبرجد سے تھے برگ سبزتر

اُن درختوں کا شگوفہ تھا نسیم — کچھ نہ تھا بادِ خزان سے اُسکو بیم

دیکھ اُسکو خود بخود کہنے لگا — یہہ وہ جنت ہے کہ جو ہے خلد جا

وعدہ فرمایا ہے قرآن مین عیان — یہہ وہ ہے پرہیزگارون کا مکان

وہان سے لے قدرِ جواہر اشتر پر — آیا پھر شہر یمن مین باندھ کر

یون گمان کرتے تھے مردم سمجھکر — اِسنے پایا ہے کہین گنج گہر

یہان تلک یہہ بات ظاہر ہوگئی — شام کے حاکم کے کانون مین پڑی

سورۃ الفجر

بعد سہ صد سال وہ عالی مکان	جب ہوا تیار با صد عز و شان
تب چلا وہ الخلافت پر وہ شاہ	دیکھنے کو باامیران و سپاہ
مدت وہ سال میں پہنچا قریب	تھا نہ اسکو دیکھنا اسکا نصیب
تاکہ امر حق سے یک بانگ درشت	کی ملک نے مرگئے سب ایک مشت
بعد ازین وہ شہر چون باغ جنان	ہوگیا پھر چشم مردم سے نہان
کعب نے دیکھہ اسکی صورت یون کہا	مین نے یہہ اخبار پیشین مین پڑھا
وقت مین تیری حکومت کے یہان	آویگا کوتاہ قامت یک جوان
سرخ رنگ و سبز چشم و رخ پہ خال	ایک نشان گردن پہ ہوگا جیون ہلال
ڈھونڈھتا اشتر کو جاویگا وہان	دیکھیگا باغ ارم وہ ناگہان
دیکھا جب اسکو پھر اسنے غور کر	بولا اسمین سب نشان مین کر نظر
کعب نے پھر دیکھہ کر اسکو کہا	ہے یہی واللہ اسمین شک نہ تھا

وثمود الذین

اور کیا کیا حق نے باقوم ثمود	ایسے زور آور تھے وہ سرکش عنود

جابوا الصخر بالواد

کاٹتے تھے اپنے ہاتھون سنگ لاخ	تھے بناتے کوہ خالی کر کے کاخ

وفرعون ذی الاوتاد

الذین طغوا فی البلاد

فاکثروا فیها الفساد

فصب علیهم ربک سوط

عذاب

	فاما الانسان اذا ما ابتلٰه ربه	
پس وہی انسان ہو جدم شکار		آزماتا ہے اُسے پروردگار
	فاکرمه ونعمه	
اور نعمت اُسکو دیتا ہے خدا		اُسکی ہر حاجت کو کرتا ہے روا
	فیقول ربی اکرمن	
پس وہ کہتا ہے میرے رب نے دیا ہے کیا مجھکو بزرگ و محترم		یہہ مجھے اکرام از روے عطا یہہ کرامت بخشی از روے کرم
	واما اذا ما ابتلٰه	
اور جب اُسکو آزماتا ہے خدا		فقر فاقے سے جہاں میں پڑ گیا
	فقدر علیه رزقه	
پس کرے ہے اُسپہ روزی اُسکی تنگ		روز و شب تقدیر سے کرتا ہے جنگ
	فیقول ربی اهانن	
پس وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے اب ہے یہہ اُسکی عقل ناقص کا قصور مال کو جانے ہے کا فخر عز و جاه		مجھکو بے عزت کیا ہے کیا سبب چشم بدبین پر ہے حق بینی سے دور فقر کو سمجھے ہے ذل روسیاہ

سورة الفجر

كلا

جو گمان کرتے ہو تم ویسا نہیں
جو ہے از راہ عزت دنیا و دین
بلکہ طاعت ہی ہے عزت جاودان
معصیت ہی ذلت ہر دو جہان

ولا تحاضون علی طعام المسکین

وتاکلون التراث الخ

سپارہ عم

وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا	
اور تم کھاتے ہو میراث کسان	خوردنی بسیار سخت ای خائنان
یعنے تم کھاتے ہو مال مردمان	دیتے نہین میراث اطفال و زنان
وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا	
اور تم رکھتے ہو مال و زر کو دوست	الفت بیحد کہ ہو تم خشک پوست
كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا	
ہوگی جب حقا کہ یہ ٹکڑے زمین	حق جو ٹکڑے ہوئیگا ہے یوم دین
وَجَاءَ رَبُّكَ	
اور بھی آویگا حکم کردگار	ہوینگے سب آثار قدرت آشکار
وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا	
اور آوینگے فرشتے صف صف	پیش و پس درجے بدرجے ہر طرف
کہتے ہین بولیث یون ہے لکھا	عرصہ محشر مین اہل ہر سما
آوینگے باندھ اپنی اپنی صف جدا	تاکہ جو ہو امر حق لاوین بجا
وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ	
اور لائی جاویگی دوزخ عیان	روز محشر کو برائے کافران

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ ۝ وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ ۝

بعضے پڑھتے ہین بکسرِ ذال و تا
فتح ذال و تا سے بعضون نے پڑھا

پس اُسدن ہوویگا ایدار سان
کوئی کسیکو مثل ربّ المستعان

یعنے اُسدن نحے کسیکی یہہ مجال
جو کرے تعذیب مثل ذو الجلال

اور اُسدن قید کر سکتا نہین
کوئی کسیکو مثل رب العالمین

یا کسی پر رکھہ سکے بند گران
بس ہے اُسدن حکم خلاق جہان

بندہ بیقدر کی قدرت ہے کیا
صرف اُسدن حکم ہے حکم خدا

اور بر تقدیر فتح اے جوان
سُن لے یہہ معنے ہین کرتا ہون بیان

اور کیا جاویگا نہین کوئی عذاب
مثل کفّار لعین باطن خراب

اور نہین کوئی کیا جاویگا بند
مثل بند کافر ناحق پسند

اور کیا جاویگا وہ سا فرعذاب
اور وہ بند گران پر از عتاب

الحکسی بندے پہ یہہ سمجھی تبھی
نحے ہوئی ہوگی نہ ہوویگی کبھی

اس عذاب بند سے لیل و نہار
مانگتا ہون مین پناہ زینہار

یا گروہ اولیا و انبیا
خوش ہو وقتِ مرگ کہتا ہے خدا

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝

سُورَةُ الْبَلَدِ

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ سورة الفجر فی لیالی العشر غفر له ومن قرأ فی سائر الأیام كانت له نوراً يوم القيامة

بسم الله الرحمن الرحيم

٨٠

لا اُقسم بهذا البلد

بعضے کہتے ہین کہ لا ہے زائد	جز فصاحت کے نہین کچھہ فائدہ
سنکو ہے اس شہر مکے کی قسم	جسمین ہے میرے محمد کا قدم
بعضے لائے نفی کرتے ہین بیان	اے نہین کہتے ہین جو یہہ کافران
جو ہمین ہرگز نہوویگا عذاب	کہا قسم حق نے یہہ فرمایا جواب
مجھکو ہے سوگند مکہ اے رسول	حال یہہ جو اسمین ہے تیرا نزول

وانت حل بهذا البلد

تجھکو ہے اس شہر مکے مین حلال	گر کرے کفار سے جنگ و قتال
تجھکو روز فتح مکہ ہے درست	یکدو ساعت قتل کل کفار سست
یا مجھے سوگند ہے اس شہر کی	حال یہہ تو ہے یہان نازل نبی
ہے یہہ مکہ موضع امن و امان	ہے شتاب خلق و جائے حاجیان
جائے حج و موضع بیت الحرام	خلق پر واجب ہے جسکا احترام
حق نے جو کھائی قسم مکے کی یہان	با نزول خواجۂ ہر دو جہان
تا تمھین اسبات پر ہووے یقین	جو شرف ہے ہر مکان کو با مکین
اے قدم سے تیرے کعبے کو شرف	مروہ کو تجھہ سے صفائی ہر طرف

ووالد

اور صفی اللہ آدم کی قسم

یا کہ سوگند خلیل محترم

وما ولد

سکی نسل سے پیدا ہوا

اور جو اسکی بین حضرت مصطفٰے

یا کہ اولاد کہ ہین والد ہین تم الا بین

یا ولد ہے امت و قسم تم الورا

کھائی ہے دوست کی حق نے قسم

یا کہ اس امت کی کہ ہے خیر الامم

سکی سب سوگند وہ عالی جناب

کہتا ہے ہم کھائے فرمایا ہے یہ اسکا ہم جواب

لقد خلقنا الانسان فی کبد

ہم نے تحقیق آدمی پیدا کیا

رنج و سختی مین اسے پیدا کیا

سپارۂ عمّ

وقت زادن وقت شیر و غیرہ اور

زندگی و روزی و وقت اجل

بعد مرنے کے بھی سختی ہے بہت

سختی مین ہے حشر کو ہر ایک وقت

تو اسے سخت بین اور وہ بین ہرکہ

خاص بہو الاسد بن کلدہ یا شقی

بہت زورآور تھا وہ یہ ایسا تھا وہ

ہم کو پہلوان کہتے تھے بہر تھے

در میان سے چمڑا پارہ ہوتا اور ایک عضو چھین

سختی کہ ادیم کی ہموار تھا وہ پاون تلے

نیچے سے ہٹاتے اور نرم ہو زور کا

آدمی سے زور اپنا

ایذا ہر قسم کی

حضرت مصطفٰے

بکرتا تھا وہ کہ ہمیشہ

پیچھے کی بات

ایکبار اپنی طاقت کی ایک ایسی بات

علیہ احد

ایحسب

آیا کرتا ہے گمان وہ بے شعور	جو نہ قادر ہوگا کوئی اسپر زرو
سخت جانے ہے اسے وہ مرد خام	کیونکہ لیگا مجھہ سے اسکا انتقام

یَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا

کہتا ہے کھویا ہے مین لیل و نہار	بعض پیغمبر مین مال بے شمار

اَیَحْسَبُ اَنْ لَّمْ یَرَهٗٓ اَحَدٌ

آیا کرتا ہے گمان از گمرہی	یہہ کہ اسکو دیکھتا ہے نے کوئی
دشمنی مین خرچ کرتا ہے جو زر	دیکھے ہے اسکو خبیر و دادگر

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَیْنَیْنِ

آیا دین ہم نے نہ اسکو انکھہ دو	دیکھتا ہے جس سے ساری خلق کو

وَلِسَانًا وَّشَفَتَیْنِ

اور ہے دی بات کہنے کو زبان	چاہتا ہے دل سو کرتا ہے بیان
اور دو لب پنہان ہے جنسے زبان	اور دندان بھی رہین انسے نہان
وقت اکل و شرب و ہم وقت کلام	کیا مدد دونون سے ہوتی ہے مدام

وَهَدَیْنٰهُ النَّجْدَیْنِ

اور دکھائی راہ دو پستان شیر	تا پئے شیر اسسے ہر طفل صغیر

سورۃ البلد

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ

وَمَا اَدْرٰكَ مَا الْعَقَبَةُ

فَكُّ رَقَبَةٍ

مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ

ہے چھوڑانا بندے کا از بندگی	ہے رہا کرنا اُسے تا زندگی
یعنے ہے آزاد کرنا بندے کا	بندگیٔ فرض سے بہر خدا
یا کرے عبد مکاتب کو خلاص	جو کرے یہہ کام سو بندہ ہے خاص

اَوْ اِطْعَامٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ

یا کہ ہے کھانا کھلانا روز سخت	یعنے در ایام قحط اے نیک بخت

یَتِیْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ

دل سے طفلِ بے پدر کو دے طعام	جو خداوند قرابت ہین تمام

اَوْ مِسْکِیْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ

یا کہ مسکین کو کہ ہے وہ خاک سا	فرش اسکا ہے نہ جز گرد و غبار
با وجود اسکے وہ ہے صاحب عیال	تنگدستی نے کیا ہے پایمال
یا کسی کا ہے وہ عاجز وام دار	تنگ کرتا ہے اُسے لیل و نہار
یا کہ ہے آزار سے بیمار ہے	اور نہ اسکا مونس و غمخوار ہے
یا مسافر ہے کہ ہے دور از دیار	کوئی اسکا یار ہے نے غمگسار

ثُمَّ کَانَ

پس وہ ہے جسنے چھوڑایا ہے غلام	یا کہ بھوکون کو کھلایا ہے طعام

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا

هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ

ہونگے جب وہ دوزخ میں یہہ ناحق پسند تا ہوائے سرد باہر سے نہ آئے	منہہ کرینگے اسکا مثل دیگ بند اور دخان گرم اندر سے نکلے

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَءَ سُوْرَۃَ لَا اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ اَعْطَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی الْاَمَانَ مِنْ غَضَبِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

یون ہے ارشاد رسول معنوی خالق اس بندہ کو بخشیگا امان	سورۂ لا اقسم جسنے پڑھی حشر کو اپنی غضب سے بیگمان

سُوْرَۃُ الشَّمْسِ مَکِّیَّۃٌ وَھِیَ خَمْسَ عَشَرَ اٰیَۃً

سورۂ والشمس ہے مکیہ جان ہینگے چوّن ۵۴ کلمے اسمین بخلاف	پندرہ ۱۵ آیت ہین اسمین بیگمان ایکسو سینتالیس ۱۴۷ حرف اسمین ہین صاف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالشَّمْسِ وَضُحٰھَا

کہاتے ہین خورشید کی سوگند ہم یعنی وقت چاشت پر جب ہو بلند	اور اُسکے نور تابان کی قسم مستفید اُس سے ہو خلق مستمند

وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰھَا

اور بماہ نو کہ جب پہنچے وہ جائے	شمس کے جبوقت وہ مغرب مین آئے

سُوْرَۃُ الشَّمْسِ

وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰھَا

اور فلک کی جو وہ نادر ہے بنا
اور اُس کی جسنے اسکو بنایا

وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰھَا

اور زمین کی اور جسنے اسکو بچھایا

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰھَا

اور قسم آدمی کی اور جسنے اسکو درست کیا

راست اور ہموار [illegible]

فَاَلْھَمَھَا فُجُوْرَھَا

پس اس کو الہام کیا [illegible] بدی [illegible]

[illegible]

یاد کر سوگند ماہ و آفتاب	حق نے فرمایا قسم کا یہہ جواب

قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَكّٰىهَا

بیگمان ناجی ہوا جسنے کیا	پاک نفس اپنے کو از شرک و ریا
یا ہوا ناجی بحق وہ جسنے پاک	نفس کو جسنے کیا توبہ سے پاک
اور کیا تعلیم اخلاق نکو	یا تہہ ہوا و صاف بد سے زشت خو

وَقَدۡ خَابَ مَنۡ دَسّٰىهَا

اور یقین وہ شخص بے بہرہ رہا	جسنے اپنے نفس کو سرکش کیا
لذت فسق و معاصی مین تمام	مست لا یعقل رہا ہر صبح و شام
یون روایت ہے کہ حضرت مصطفےٰ	جب یہہ آیت پڑھتے کرتے یہہ دعا

ح **اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفۡسِیۡ تَقۡوٰهَا وَزَكِّهَا اَنۡتَ خَيۡرُ مَنۡ زَكّٰهَا اَنۡتَ وَلِيُّهَا وَمَوۡلٰهَا**

کہتے ہین سارے محقق بیخلاف	تازگی سے نفس کے دل ہو وے صاف

كَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ بِطَغۡوٰىهَاۤ

یعنے جھوٹھا کہتے تھے قوم ثمود	اپنے کفر و سرکشی سے وہ عنود
حضرت صالح پیمبر کو سدا	اور حکم انکا نہ لاتے تھے بجا

اِذِ انۡۢبَعَثَ اَشۡقٰىهَا

جب اٹھا بد ترین قوم

فَقَالَ لَهُمۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ

پس کہا انکو رسول اللہ نے

وَسُقۡيٰهَا

سپارۂ عم

فَكَذَّبُوۡهُ فَعَقَرُوۡهَا

فَدَمۡدَمَ عَلَيۡهِمۡ رَبُّهُمۡ بِذَنۡۢبِهِمۡ

فَسَوّٰىهَا

پس کیا

پس کیا یکسان انھون پر وہ ہلاک	سب برابر ہو گئے مل کر یکجا ک

وَلَا یَخَافُ عُقْبٰہَا ہ

اور کبھی ڈرتا نہین پروردگار	ہوگا آخر اسکا کیا انجام کار
یعنے نہین ڈرتا ہلاک قوم سے	کیونکہ اسپر دست قدرت ہے کسے
اور نہین ڈرتا خدا حکم ان	اسپہ ہوگا اعتراض بندگان
کیونکہ مالک کو غزالی نے لکھا	ملک پر اپنے تصرف ہے بجا

ع قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَءَ سُوْرَۃَ الشَّمْسِ فَکَاَنَّمَا تَصَدَّقَ بِکُلِّ شَیْءٍ طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ

سن لے فرماتے ہین ختم الانبیا	سورہ والشمس کو جسنے پڑھا
پس گویا صدقہ دیا شام و پگاہ	اتنا جن پر ہووین طالع مہر و ماہ

س سُوْرَۃُ اللَّیْلِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ اِحْدٰی وَعِشْرُوْنَ اٰیَۃً

سورہ واللیل ہے مکیہ جان	اسمین ہین اکیس آیت بیگمان
کلمے ہین اسمین یکہتر در شمار	تین سو دس حرف ہین سب آشکار

ع بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی ہ

وَالنَّہَارِ اِذَا تَجَلّٰی

وَمَا خَلَقَ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی

اِنَّ سَعْیَکُمْ لَشَتّٰی

سُوْرَۃُ اللَّیْلِ

سیپارۂ عم

گر مفصل تجھ سنا تونے یہہ حال | گوش کر کہتا ہون احوال بلال
جاتے تھے اکروز صدیق زمان | در پر اس کافر کے گذرے ناگہان
آپڑی کانون مین ناگہ یہہ صدا | کوئی کہتا ہے احد با صد صفا
پوچھا کافر سے بلا با جد و کد | کون بندہ ہے جو کہتا ہے احد
تب کہا اسنے کہ میرا ہے غلام | لایا ہے ایمان محمد پر تمام
دھوپ مین اسکو لٹاکر آسکا | اور سینے پر دھرا ہے منت تھا
اور دھرا ہے خار پر سنگ گران | تا پھرے ایمان سے دل اسکا بجان
توبھی وہ اسلام سے پھرتا نہین | اب لایا ہے محمد پر یقین
سنتے ہی صدیق نے اسکا یہہ حال | مول کافر سے لیا دے اپنا مال
دے گران قیمت کیا آزاد اسے | بھائی کر اپنا کیا دل شاد اسے
اور کئی بندون کرے تھے عذاب | ضد دین سے کافران دین خراب
اور بھی صدیق نے آکر لئے | پھر عتیق راہ یزدان کر دئے
وحی اسکے حق مین تب نازل ہوئی | آیت اس سورۃ مین یہہ واصل ہوئی

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی ۵

پس وہ جسنے کہ مال اپنا دیا | خالصاً للہ در راہ خدا

سورة اللیل

وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ

اور جسنے بخل دنیا مین کیا	فی سبیل اللہ نہ مال اپنا دیا
یا کہ اُسنے بخل کلمے سے کیا	کلمۂ طیب نہین دل سے پڑھا

وَاسْتَغْنٰی

اور رہا بے بہرہ دین سے بے نیاز	اور بجان ہے منکر صوم و نماز
حق بجانا حشر اور پاداش جز	اس لئے کرتا نہ نیک اعمال کو

وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى

اور کیا تکذیب اوصاف انکو	حق بجانا جنت الفردوس کو

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى

پس کرینگے اُسپر آسان ہم بہا	راہ مشکل تا چلے وہ نابکار
جو اُمیّہ نے کیا رنج بلال	کھینچیگا دوزخ مین جا اُسکا وبال

وَمَا يُغْنِىْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى

اور نہین کرتا عذاب حق کو دور	اُس سے اُسکا مال تھا جس سے غرور
جب مریگا یا پڑے گا غار مین	جا پڑیگا سرنگون ہو نار مین
عالمان و مومنان بے نفاق	کہتے ہین اس بات کو بالاتفاق

آتش عشق الٰہی ہر زمان
دل سے اسکے جوش کرتی تھی عیان

یہہ نہایت ہے محبت کا کمال
جو زیادہ ہووے از رنج و ملال

سینۂ عاشق پہ سو تیر ستم
گر لگین تو بھی ہو مہر اسکی کم

ایکدن صدیق جاتے تھے شتاب
یہہ امیہ اسپہ کرتا تھا عذاب

یعنے خاک گرم پر کرکے دراز
تھا دہرا سینہ پہ سنگ جانگداز

باوجود اسکے کہتا تھا احد
تھا یہہ سینہ بست از عشق صمد

کانمین صدیق کے پہنچی صدا
سنکے دل اسکا بلال اوپر جلا

یون کہا صدیق نے تہدید کر
ای امیہ وائے تیرے حال پر

اس خدا کے دوست پر یتنکر عذاب
کیون عبث کرتا ہے کار ناصواب

تب کہا صدیق سے اسنے عیان
گر ہوئے ہو دل سے اسپر مہربان

کیون نہین کرتے تم اب اسکو خرید
مین عوض کرتا ہون بے گفت و شنید

اسکو بس لنطاس رومی سے ابھی
پر نہین بھرنے کا یہہ سودا کبھی

اسکا تھا لنطاس رومی اک غلام
الفت دنیا کا تھا خواہان مدام

کہتے تھے صدیق سے از راہ پند
گر تو ایمان لائے اس ای ہوشمند

جس قدر رکھتا ہے میرا مال تو
بخش دیتا ہون تجھے بے گفتگو

سیپارۂ عم

کہتے ہی ظاہر مین ہین صاحب جمال
لیک ہین باطن مین زشت و بد خصال

ان علینا للہدی

وان لنا للآخرۃ والاولی

جیسے کی صدیق اکبر کو عطا	ہم نے جاہ و حشمت ہر دو سرا
ساری ایمان لائے خالق پر بجان	انکی ماں اور باپ بیٹے بیٹیان
کسکو اصحابون مین تھا یہہ مرتبہ	وہ جو کچھہ صدیق پر حاصل ہوا

فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى

پس ڈرایا ہم نے تمکو جا بجا	آگ سے جو شعلہ زن ہے وہ سدا

لَا يَصْلٰهَا اِلَّا الْاَشْقَى

نہ پڑیگا اسمین جز بدبخت تر	سو ابو جہل و امیہ بے خبر

اَلَّذِىْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى

وہ کیا جس نے کہ انکار ہی	اور پھیرا حق سے منہہ از گمرہی

وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى

اور قریب اس سے کیا جاویگا	صاحب پرہیز با صدق و حضور

اَلَّذِىْ يُؤْتِىْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى

وہ کہ جو دیتا ہے اپنا مال و زر	ہر حق ناپاک ہووے از ضرر
پاک مال اپنا رکھے ہے دز زکوٰۃ	اور تن کو بھی ز کفر و سیئات
کرتے تھے کفار باہم قیل و قال	وہ مہ صدیق تھا حق بلال

سورۃ الضحیٰ

قال النبی صلی اللہ علیہ و [illegible] من قرء سورۃ اللیل اعطاہ اللہ حتی یرضی وعافاہ من العسر و یسر لہ [illegible]

سورۃ الضحیٰ مکیۃ و ہی احدی عشر آیۃ

یازدہ آیت ہین اسمین سخن

حرف بھی ہین یکصد و ہفتاد و دو [١٧٢]		کلمے سب چالیس ہین اے نیکخو
	در شان نزول این سورہ	

کہتے ہین یون عالمان با اصول	بس ہے اس سورہ کی یہ وجہ نزول
کافران مکے نے سوئے یہود	یہہ لکھا نامہ خبر دو ہمکو زود
نوبت پیغمبر آخر زمان	آتی ہیگی یا نہین رکھئے عیان
اسکی جو توریت مین ہووے خبر	ہمکو لکھہ بھیجو تم اسکو بسر
ایک ہمارے درمیان پیدا ہوا	دعوے پیغمبری برپا کیا
ہر وامی ہے محمد اسکا نام	اُس سے گرویدہ ہوئے ہین خاص و عام
پڑھے ہودو نے کتاب بے گمان	یون لکھا انکو جواب دوستان
سہ سوال اب لکھہ کے ہم ہین بھیجتے	ان کے سائل تم ہوا اس شوق سے
گر جواب اُسنے سوالونکا دیا	ہے یقین جانو مسلم انبیا
قصہ اصحاب کہف و حال روح	اور ذو القرنین شاہ پرفتوح
پوچھو تم احوال ان تینون کا جا	گر کہے جز روح دو کا ماجرا
تو ہے جانو راست گو وہ بیدروغ	پیش جاوے کب دروغ بیفروغ
تب کیا کفار مکے نے سوال	آکے پیغمبر سے با صد قیل و قال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والضحیٰ

چاشت کی سوگند ہے جو وقت تاب

سپارۂ عمّ

سورۃ الضحیٰ

بس نشان لطف حق ہے کشف راز	پھر ہے اس در کا ہو جانا فراز
یا مراد از روز ہے روئے رسول	اور غرض ہے شب سے گیسوئے رسول
کھا کے سوگند از پئے رفع حجاب	حق نے فرمایا قسم کا یہ جواب

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى

نبی تجھے چھوڑا تیرے خالق نے اب	اور نہیں بگڑا ہے دشمن از غضب

وَلَلْآخِرَةُ

اور سرائے آخرت ہے زینہار	جس میں تجھکو نعمتیں ہیں بیشمار
قصر عالی تیری خاطر ہیں ہزار	باغ جنت میں زر درستا ہوا
مشک از فرسے بنی اسکی زمین	حور غلمان ہر مکان پر ہیں یقین

خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولٰى

خوب ہے تیرے لئے خیر الانام	دولت دنیا سے عقبیٰ بر دوام
یا نہایت تیرا ہے خیر البشر	ابتدا سے خوب ہے شام و سحر

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ

اور بخشیگا تجھے پروردگار	زود دستور شفاعت زینہار

فَتَرْضٰى

کیا نہیں پایا تجھے حق نے یتیم — پس کنارِ عم مین جا دی مستقیم
یعنے پایا حق نے الیالی گہر — طفل بے مادر تجھے اور بے پدر

فَاٰوٰی

پس جگہہ دی درکنارِ جد و عم — پرورش تا پاوے با ناز و نعم
جب ہوا حضرت کے والد کا وصال — تھا شکم مین ماکے وہ نیکو خصال
اور کیا جب والدہ نے انتقال — ان دنون تھا چھ برس کا سن و سال
اور پایا مطلب نے جب وفات — ہشت سالہ تھے وہ فخر کائنات
پھر ابوطالب کفیل انکا ہوا — تھا جو حق پرورش لایا بجا
یعنے جو ہے لائق عم و پدر — کرتے تھے حضرت سے عم وہ سر بسر
کہتے ہے پایا تجھے دُرِّ یتیم — پس تجھے ہر ولین جا دی مستقیم

وَوَجَدَكَ ضَالًّا

اور تجھے پایا خدا نے دین پناہ — در پہ شہر مکے کے گم کردہ راہ
لائی تھی دائی حلیمہ جب تجھے — تاکہ دادا اور چچا کو سونپ دے
تاکہ پایا تجھکو اے امی لقب — حق نے دے عرفان و حلم و ادب
تو نتھا اسوقت مین پیغام بر — کچھ نتھی علم لدنی سے خبر

سیپارۂ عمّ

فاما

	فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝	
یعنے کر اُسکی یتیمی پر نظر رحم کر اُسپر کہ تھا تو بھی یتیم		پس نہ طفل بے پدر پر قہر کر جان تو قدر یتیمان اے کریم

	وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝	
اور نکر محروم اُسے اے نیکبخت دے اُسے کچھہ یا بہ نرمی دے جواب		اور سائل پر نکر تو بانگ سخت یعنے سائل سے نہ کہہ حرفِ عتاب

	وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝	
توُ نے پائی پس بیان کر آشکار خلق کے آگے تو کر انکو بیان ہذل نعمت ہے یہی جو شکر کر سنئے نعمت نام ہے اُس چیز کا اور ہر انسان کو محبوب ہو سنکے سب مائل اُودھر ہونگے بجان		اور جو کچھہ نعمت پروردگار یعنے جو بخشین ہین تجھکو نیکیان خلق کو اُن نعمتوں سے دے خبر کیا لطیفہ شیخ اکبر نے لکھا جو کہ لذت سے بہت مرغوب ہے شکر منعم جب کریگا تو بیان

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الضُّحٰى جَعَلَهُ اللّٰهُ فِيْمَنْ يَرْضٰى مُحَمَّدًا اَنْ يَشْفَعَ لَهُ وَعَشْرَ حَسَنَاتٍ يَكْتُبُهَا

سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاحِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانُ آيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاحِ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ

کیا نہین کھولا ہم نے ...

سیپارۂ عم

تھا جب چھے سال شاہ بدر — ان دونوں واقع ہوا تھا شق صدر
آ گیا پھر سن اپنا اس کے بعد — ہوگیا ہے انشقاق صدر سعد
یعنے جب دم شریف دس برس — جبکہ گذری عمر پاکیزہ نفس
پھر ہمیر کھلا ہوا ہے سینہ چاک — بس ہوا سو اس خباثت سے پاک
وقت بعثت جس گھڑی آیا قریب — شق ہوا پھر ثالثاً صدر حبیب
پہلے جب دائی حلیمہ لے گئی — اپنے گھر سرمایۂ جان نبی
تب ہوا ہے شق صدر شاہ دین — یعنے وا دہین گئے تھے بالیقین
پھر ہم کھڑا چرانے بکریاں — تھا حلیمہ کا پسر وہ پاک جان
ناگہاں جبریل و میکائیل آ — لیگئے حضرت کو صحرا سے اٹھا
پھر کیا سینے کو لیجا کر شگاف — شق کیا حلقوم سے لے تا بناف
دل لیا سینے سے حضرت کے نکال — دھویا طشت زرین با آب زلال
اور کیا پھر اس دل روشن کو چاک — آب زمزم سے کیا پھر اسکو پاک
کچھ نہ دکھ پہنچا بہ ختم المرسلین — بس یہی تھا حکم رب العالمین
رکھ دیا سینے میں پھر دلکو لگا — مہر کی جب ملتئم وہ ہوگیا
پھر شکم پر ہاتھ دونوں نے دھرا — سینہ ویسا ہی ہوا جیسا کہ تھا

بارِ غم تجھکو نہ تھا گرچہ دگار | لب رکھے محبوب نازک دلپہ بار

کہتے ہین وہ بار تھا عشقِ خدا | جس سے انکا سینہ شق ہوتا رہا

گرچہ تھا وہ جان جان سے عنقریب | پر کہان دریا سے ماہی کو شکیب

بحر مین بھی ہے سمک جو یائے آب | ہے سراپا تن مین خاطر اضطراب

جب پیمبر بحر سے ہوتے ستوہ | ڈالتے تھے تن کو اپنے زیر کوہ

تب کہا جبریل نے کرنا ہے صبر | ہے تیرا خورشید پنہان زیر ابر

یون ہی کرتے تھے رہا جب تک حجاب | تا ہوئے خورشید جان سے نوریاب

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ؕ

اور کیا ہم نے تیرا ذکر بلند | پھر اظہارِ شرف ایحق پسند

ہے بقرآن رحمت للعالمین | اور رسولون مین ہے ختم المرسلین

انبیا مین تو ہے ختم الانبیا | سب سے تیرا مرتبہ عالی کیا

یا کہ تیرے نام کو ایشاء دین | نام سے لپنے کیا ہم نے قرین

ہے اقامت اور اذان مین تیرا نام | اور تشہد اور خطبے مین مدام

تا میرے بندے کرین جب مجھکو یاد | لین تیرا بھی نام اسے نیکو نہاد

یا کہ بھیجے ہے خدا تجھ پر صلوات | اور فرشتے اسکے العالیصفات

سورۃ الانشراح

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ

یا کہ جب تو کر چکا تعلیم دین

استغفار و وعظ مومنین

وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ

سیپارۂ عمّ

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ سورۃ الم نشرح فکانما جاءنی وانا مغتم ففرج عنی

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا

بیگمان ہے ساتھ دشواری کے یہان	اور آسانی برائے مومنان
پس یہان تحقیق یک مشکل کے ساتھ	دو ہین آسانی نہ مل تو لپنے ہاتھ
جب یہ آیت اُتری حضرت نے کہا	شاد ہوا ے مومنانِ با صفا
اے الم نشرح کو پڑھ کر شاد ہو	ساتھ ایک مشکل کے آسانی ہین دو
گر کسے کو تم سے پیش آوے بلا	پس کرے وُہ صبر اور طاعت ادا
پس کریگا اُسکی مشکل کو بدل	زود آسانی سے حق عزوجل
نعمتین دُنیا مین دیویگا تمام	بخشیگا عقبا مین جنات کرام
ہووے بعد از قبض بسط اے مرد کا	جیسے ہجر اور فصل کا لیل و نہار
پڑھ الم نشرح کو پیش آوے جو رنج	یہہ ہے ہر مشکل پہ آسانی کا گنج
پڑھ الم نشرح جو پیش آوے بلا	ہے بہر مشکل یہہ بس مشکل کشا

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ

پس تو فارغ جبکہ ہو یا مصطفےٰ	یعنے از تبلیغ احکام خدا
پس تو آکر کھینچ رنج اے شاہ دین	کر عبادت پیش ربّ العالمین
یا تو فارغ جبکہ ہو پڑھ کر نماز	کر مناجات و دعا با صد نیاز

سورۂ والتین مکیۃ وھی ثمان آیات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ

میوہ

میوۂ انجیر ہے پاک و لطیف — خوش مزہ خوش طعم و شیرین و خفیف

زود ہضم و بس کثیر المنفعت — اور غذائے قوی معجون صفت

طبع کرتا ہے ملین وہ مدام — کرتا ہے تحلیل بلغم کو تمام

اور مطہر ہے برائے گلیتین — اور مقوی دماغ اے نورعین

دافع رنگ مثانہ ہے تمام — اور مقوی اور بھی ہے مدام

اور تفتیح سدۂ ہم جگر — دافع قولنج و ہم درد کمر

بخشتے ہے از بسکہ تن کو فربہی — فربہی وہ جس سے ہو اعضا قوی

گوشت ول سے سن محدث کا کلام — اسطرح فرمائے ہین خیر الانام

بس بواسیر اس سے ہوجاتی ہے دفع — اور نفث الدم کو بھی کرتا ہے نفع

اور زیتون میوہ ہے اور نا خورش — پاتے ہین خلق اس سے اکثر پرورش

روغن اسکا ہے کثیر المنفعت — ہے فزون بحر سے اسکی صفت

کہتے ہین والتین و زیتون سے مراد — ہین دو کوہ باشکوہ اے خوش نہاد

طور سینا ایک کا کہتے ہین نام — طور زیبا دوسر کا خاص و عام

کہتے ہین انجیر و زیتون بیشمار — سرزمین ان دونون سے وہ دو کوہ سار

کہتے ہین تھے ارض یثرب مین دو کوہ — تھے کئی میوون کا مسعد باشکوہ

سورۃ التین

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم

پس کیا رد ہم نے وہ شکل بشر
یعنے پیری مین کہان وہ خوبیان
یا کہ جو دنیا سے نے ایمان گیا
کہتے ہین بعضے مفسر باخبر
ہم نے انسان کو بنایا خوب رو
پھر کیا پیری مین ہم نے اسکو رد
لیگئی حسن خرافت مین اسے
اب کہان چہرہ وہ حسن و جمال
پڑ گئین سارے بدن پر جھریان
کچھ نہین اسوقت ہوسکتا ہے کام
کس سے ہو اس عمر مین کچھ کاربار
مانگتا ہے آپ اپنے منہہ سے موت
انتظار مرگ مین بیخور و خواب
شیخ فانی ہر نفس لیل و نہار

کر دیا ہر پست تر سے پست تر
اور جوانی کی وہ خوش اسلوبیان
داخل اسکو قعر دوزخ مین کیا
یعنی اس آئینے کیسے مین گونش کر
ہے جوانی مین رستا بانکو
اس سے صورت نیک ہوگئی بخت بد
ڈالا پیری نے اس آفت مین اسے
ہوگیا سرو سہی مثل ہلال
بیٹھنے اٹھنے کی طاقت ہے کہان
روز عمر آخر ہوا نزدیک شام
تا کہ ہاتھ آوے اسے کچھ عمر کا
شکل انسان ہو پیری گر ہوون قوت
ہے بسان ماہ نو پا در رکاب
کھینچے ہے پیک اجل کا انتظار

الا الذین امنوا وعملوا الصالحات

سیپارۂ عم

سورۃ العلق مکیۃ وھی تسعۃ عشر آیۃ

کیا نہین ہے خالق ہر دو جہان	یعنے ہے حاکمترین حاکمان
یعنے جو رکا فرون پر صبر کر	بس خدا ہے بہترین داد گر
سب کا مالک ہے ز ماہی تا بماہ	ہے وہی دونون جہانکا بادشاہ
گرچہ تجھہ پر کرتے ہین ظالم ستم	غم نکھا کچھہ حاکم مطلق ہین ہم
لیوینگے دشمن سے تیرا انتقام	دوستونکو بخشینگے عالیمقام
ہین تیرے دشمن سگان روسیاہ	دوست ہین بر چرخ اول مثل ماہ
جب چلے ہے چرخ پر ماہ تمام	ہووے کب بانگ سگان سے سست گام
تو ہے مہ اور سگ ہین بہ طعنہ زبان	ماہ کو بانگ سگان سے کیا زیان
بس یہہ ہے ارشاد ختم المرسلین	جب پڑھے تو آخر سورہ کے تین
صدق دل سے کہہ بلے ای مرد راہ	بس ہین قائم اسپر ہیون اور ہیون گواہ

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ سورۃ التین اعطاہ اللہ تعالی العافیۃ والیقین ما دام حیاہ فاذا مات اعطاہ من الاجر بعدد من قرأ ھذہ السورۃ

کہتے ہین راوی پیمبر نے کہا	سورۂ والتین کو جسنے پڑھا
عاقبت دنیا مین کی حق نے عطا	شادی اسکو جسنے ہے اسکو پڑھا

سورۃ التین

سیپارۂ عم

آنحضرت کے سوے خانہ آئے تیز گام
با دل ترسان تن لرزان تمام

زَمِّلُونِی یا خدیجہ فاعجل
دَثِّرُونِی یا خدیجہ فاعجل

یا خدیجہ لا مجھے کمل اوڑھا
یا کہ بالاپوش مین مجھکو چھپا

تب خدیجہ بولین حضرت خیر ہے
پس یہہ فرمایا عجائب سیر ہے

سب کہا احوال از فرزانگی
ترس دل مین کہ ہو دیوانگی

تب خدیجہ نے کہا مت خوف کر
رحم ہے تجھکو خدا کی خلق پر

اور تو مہمانون کو رکھتا ہے عزیز
خویش و بیگانے کی کرتا ہے تمیز

ہے نکوئی خلق سے تیرا اشتغال
مین تیری نیکی کے سبب امیدوار

آپ بھی تو صرف نیکوکار ہے
اور نکوکاری مین سبکا یار ہے

ایسے بندے کو نہ حق کرتا ہے خوار
اور نہ مجنون و ذلیل و بے وقار

پس پیمبر کو خدیجہ لے گئی
ورقہ بن نوفل کے پاس اندوہگین

یون کہا کا ے میرے ابن عم ذرا
سن بھتیجی اپنے کا تو ماجرا

پس پیمبر نے یہہ سارا ماجرا
ورقہ نوفل پہ ظاہر کردیا

اور وہ تھا مومن بدین عیسوی
رکھتا تھا ہر علم مین فہم قوی

تھا خدیجہ کا برادر ابن عم
یون خدیجہ سے کہا تو کھا نہ غم

رات تو دیکھا مین اسکو وقت خواب	تخت پر جنت مین تھا با آب و تاب
پہنے تھا جامے سے نئے خاصے سفید	خوش برنگ خوش بگلزار امید
لایا تھا ایمان باللہ اور رسول	حق نے وہ تصدیق کی اسکی قبول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اقرأ باسم ربک

پڑہ تو قرآن کو باسم کردگار	یعنی بسم اللہ کہہ اے مرد کار
جب پڑھا چاہے تو قرآن عظیم	پڑہ یہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
ابن عباس اور مجاہد اور عطا	عائشہؓ اور حسنؒ نے یون کہا
بس یہی ہے پہلے نازل از رب جلیل	سورۂ اقرا کو لائے جبرئیل
سب کے پہلے کہتے ہین زوج بتول	یہی ہوا سبع المثانی کا نزول
بعضے مدثر کو کہتے سربسر	آئی ہے سب سورتوں سے پیشتر

الذی خلق

وہ خدا جسنے بنایا کائنات	ساری مخلوقات کو بخشی حیات
یا بنایا اپنے دست پاک سے	قالب آدم کو سنت خاک سے

خلق الانسان من علق

اقرأ ... وربک الاکرم ... الذی علم بالقلم

سورۃ العلق

اور نہوتا کار عالم کا تمام

گر نہوتا خط نہ رہتا علم یاد

علم الانسان ما لم یعلم

کلا ان الانسان لیطغی

بیگمان گذرا وہ حد سے ور گناہ	بسکہ سرکشی کرتا ہے وہ گم کردہ راہ

اَنْ رَّاٰہُ اسْتَغْنٰی

اسلئے جو دیکھتا ہے وہ دنی	آپ کو از بس تونگر اور غنی
مال پر یہہ کیون کرے ہے سرکشی	چھوڑ دی اپنے خدا کی بندگی

اِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الرُّجْعٰی

بیگمان بس تیرے خالق کی طرف	پھر کے جانا سبکو ہے اے ذی شرف
بیگمان ہے جانب پروردگار	پھر کے جانا خلق کو انجام کار
حشر کو تنہا عمل آویگا کام	مال کا ہرگز نکوئی لیویگا نام
پیش عارف جو ہے سو اعمال ہے	مال انکے آنکھو نمین کیا مال ہے
مال انکی آنکھ مین مار سیاہ	مانگتے ہین مار سے حق کی پناہ
مال تیرے ساتھ ہے یہان تا بگور	بعد ازین اعمال تا روز نشور
اسطرح سے یک مفسر نے لکھا	یون ابو جہل لعین نے ہے کہا
کہ کسے دن مین محمد کو اگر	دیکھونگا مسجد مین توڑونگا سر
پڑھتے تھے حضرت نماز یکدن جدا	دی خبر اسکو کسی کافر نے جا
سنکے دوڑا جانب حضرت شتاب	پھر گیا پھر راہ سے خانہ خراب

سپارہ عم

یون رکھو نگا اسکی گردن پر قدم — جو قدم رکھے ہی نکلے اسکا دم
دوست یہہ سنکے ہوئے اندیشناک — ہے مبادا اسکے دشمن ہون ہلاک
اسنکے فرمایا رہو تم بے خطر — ہے خدا میرا نگہبان کیا ہے ڈر
تو نے یہہ جانا تو دے اسکی خبر — پہر کسی کافر سے اب ہر گز نہ ڈر

اَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ عَلَی الْھُدٰیۃ

آیا تو ہے دیکھتا اے اہل راز — ہے گروہ عبد میرا در نماز
اپنی جان و دل سے راہ راست پر — راضی و شاکر خدا کی خواست پر

اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰیۃ

یا یہہ تقویٰ امر مردم کو کرے — بدعمل سے باز رکھتا ہے اسے
یا کہ جانا تو نے اب دشمن تیرا — ہوتا راہ راست پر یا مصطفیٰ
یا وہ کرتا حکم تقویٰ پر مدام — خلد مین پاتا وہ کیا عالیمقام

اَرَاَیْتَ اِنْ کَذَّبَ

ہے یہی تاکید تکرار آشکار — دی خبر اسنے خبر کو چند بار
اے تو دیکھیگا کہ یہہ دشمن تیرا — گر تجھے جھوٹھا کہے یا مصطفیٰ
یا کرے تکذیب حق وہ زشت خو — یا کہے جھوٹھا کلام اللّٰہ کو

سُورۃ العَلَق

جو اُنھون سے تنگ ہو وگئی زمین	ہے کسیکے پاس بہہ لشکر کہین
زمین میری مجلس مین ایسے پہلوان	جو نظیر انکا عرب مین ہے کہان
تب اس آیت کا ہوا اُسدم نزول	از برائے خاطر حضرت رسول

كَلَّا لَئِن لَّمْ يَنتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ

بیگمان تھا کہ بوجہل فضول	گر نہ باز آوے ز ایذائے رسول
یعنے اب بوجہل گر آوے نہ باز	جو نبی کو کرتا ہے منع از نماز
تو اُسے پکڑینگے ہم اب زینہار	موئے پیشانی سے کھینچینگے تبار

نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ

موئے پیشانی کا کاذب زشت کا	کھینچے گا تا ہو ذلیل و بیوقار

فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ

پس بلاوے کہہ ابوجہل لعین	اپنی فوج اور اہل مجلس کے تئین

سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ

ہم بلاوینگے قریب اب زینہار	خازن دوزخ کو اپنے آشکار
تا کہ لیجاوین شقی کو نار مین	اور جلاوین شعلۂ خونخوار مین

كَلَّا لَا تُطِعْهُ

یون ہین کہنا ہے بچہ ہم نابکار
تو اطاعت مت کر اُسکی زینہار
وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ
سجدہ کر حضور کردگار
اور تو ڈھونڈھ قرب رحمت پروردگار
یا تو کر سجدہ خدا کو بر دوام
ہو قریب ذات احدیت تمام

سیپارۂ عم

سورۃ العلق

سورۃ القدر مکیۃ

پس محمد جب که پیغمبر هوئے مختلف مذهب مین یکدگر هوئے		بعض ایمان لائے اور بعضے پهرے کتنے ڈوبے انمین اور کتنے ترے

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ

اور نهین معمور مین اهل کتاب غیر ازین جو طاعت خالق کرین		ان صحیفون سے یه جو هو کامیاب عاجزی سے خاک پر سر کو دهرین

مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ

پاک کرنے والے از بهر خدا میل کرنے والے از باطل بحق یا که مائل هوئین از کفر و خطا		دینکو از شک و الحاد و ریا تا هوئے یه دین حق کے مستحق جانب دین محمد مصطفی

وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ

اور فرمایا رکهین قائم نماز		اهی نماز پنجگانه با نیاز

وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ

اور زکوة واجبی دین بر محل		بیمحل نهین هے قبول عز و جل

وَذٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ

اور یه هے دین حق حق و درست		امر جسکو حق نے فرمایا نخست

اِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِينَ

سورة الزلزال

فِي نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِينَ فِيهَا

اُولٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ

اِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

اُولٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ

سورة الزلزال مکیة وهی ثمان آیات

بسم الله الرحمن الرحیم

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا

جب ہلائی جاوے گی ساری زمین

سیپارۂ عمّ

جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ	
ہے جزا انکی بہ پیش کردگار	بوستان ہر اقامت پر بہار
تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ	
جاری ہین زیر درخت میوہ دار	نہر ہائے آب شیرین خوشگوار
خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا	
رہنے والے باغ جنت کے مدام	یعنی راحت مین رہینگے بر دوام
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ	
راضی اور خوشنود ہے ان سے خدا	اور قبول انکی عبادت کو کیا
وَرَضُوْا عَنْهُ	
اور وہ راضی خدا سے ہین بجان	ہے ملی ان کو جزائے بیکران
گرچہ ہے یہ سب عنایات و عطا	مقصد عاشق ہے دیدار خدا
ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ	
وہ کہ جن چیزون کا یہان مذکور تھا	جنت و رضوان و دیدار خدا
واسطے اسکے یہ نعمت ہین تمام	جو ڈرے ہے اپنے خالق سے مدام

ح قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ سُوْرَةَ

وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا

لِيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ

سورۃ الزلزال

پیٹ سے ان سبکو ڈالیگی نکال	تب کرینگے پیش مردم عرض حال
وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَهَا	
اور کہیگا مرد کافر بر ملا	سخت کانپے ہے زمین کو کیا ہوا
یون جواب اسکا کہین گے مومنان	پھر وہی روز قیامت ہے عیان
هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ	
جسکا وعدہ حق نے قرآن مین دیا	اور رسولان خدا نے سچ کہا
يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا	
ایسا دن ہوگا کہ بولیگی زمین	ماجرا سب پیش رب العالمین
یا کہیگی خلق سے سب کچھ عیان	جو کیا ہے آشکار او نہان
بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا	
اس سبب سے جو تیرا پروردگار	حکم بھیجیگا زمین کو آشکار
تان بیان کر جملہ حال مردمان	جو کیا ہے تجھ پر از سود و زیان
از نماز و روزہ و حج و زکات	و زنا و فسق و جملہ سیئات
يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا	
نکلین گے اس روز از جا حساب	مردمان از بس پریشان و خراب

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ

اور جو کرتا ہے وزنِ ذرہ بد — اپنے بد کو دیکھے گا وہ بیخرد

اور جو کرتا ہے بقدرِ ذرہ شر — تو سزا دیکھے گا اسکی وہ بشر

مین نے ایک تفسیر مین دیکھا لکھا — یعنے بن عباس نے یون ہے کہا

کوئی نہین از مومنان و کافران — جو کرے ہے کار نیک و بد یہان

جس نگر اسکو دکھاویگا خدا — اسکے اعمالون کو در روز جزا

لیک جملہ سیئاتِ مومنین — بخشیگا رحمت سے رب العالمین

اور جو ہین مومن کی اعمال حسن — اسکی پاویگا جزا ہر مرد و زن

نیکی کفار ہو جاویگی رد — اور معذب ہونگے ہر ہر کار بد

بات بن مسعود کی سن یون کہی — ہے یہ قرآن آیت محکم قوی

اس طرح فرماتے تھے خیر الانام — بس فوائد ہین اس آیت مین تمام

صاحب عین المعانی نے لکھا — صعصعہ بن ناجیہ نے یون کہا

مین نے یکدن باادب پیش نبی — یعنے آکے اسطرح سے عرض کی

یہ کلام حق جو کرتا ہے نزول — پڑھ کچھ اس سے مجھ پر اے میرے رسول

تب پیمبر نے اس آیت کو پڑھا — تو ایا ان اسکے سننے سے پڑھا

جیسے یون کہنے لگا وہ نوجوان — ہے یہی کافی مجھے در دو جہان

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ اذا زلزلت

سورۂ العادیات مکیۃ وھی احدی عشر آیۃ

سیپارۂ عمّ

پڑا ایک بحر حائل درمیان — اُس سے تھا مشکل عبورِ مردمان
اِس طرح کہنے لگے اہل نفاق — بر ملا بایکدگر بالاتفاق
ہوگئی وہ فوج غارت سربسر — نے بچا کوئی جو یہان لاتا خبر
یہہ خبر پہنچی بگوشِ مومنین — سُنکے سب اُسکو ہوئے اندوہگین
حقنے بہرِ فرحِ جانِ مومنان — حال اِس سورہ سے فرمایا بیان

سورۃ العادیات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَالۡعٰدِیٰتِ ضَبۡحًا ۙ

ایسے اسپانِ دوندہ کی قسم — کوچ ہنگام جو ہانپین دمبدم
مارتے ہین دم بآوازِ سہیل — جب چلے ہین گرم آن اسپِ رحیل

فَالۡمُوۡرِیٰتِ قَدۡحًا ۙ

پس برون آرندۂ آتش سنگ — مارتے ہین سُم کو اپنے بیدرنگ
یعنی جب چلتے ہین وقتِ شب روان — ہووین کوہ و دشت مین آتش فشان

فَالۡمُغِیۡرٰتِ صُبۡحًا ۙ

پس ہے اُن غارت کنندون کی قسم — جو وہ غارت کرتے ہین جا صبحدم
اے جب اسپان دوان برکوہ و بر — بس وہ غارت کرتے ہین وقتِ سحر

مال تو وہ ہے کہ آوے اپنے کام	یا جو دین اپنے ذوی القربی اتمام

أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ

آیا بس نہین جانتا ہے آدمی	یعنی جانے اس سخن کو بالیقین
جب نکالے جائینگے جو ہین خاک	یعنی جسم مردگان بعد از ہلاک

وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ

اور کیا جاویگا حاصل درمیان	ہے جو کچھ سینوںمین اسرار نہان
از نفاق و کفر و ایمان و ریا	دیویگا پاداش ان سبکی خدا

إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ

بیگمان ہے خلق کا پروردگار	قول و فعل اُنکے سے آگہ نہا
بیگمان اُس روز دیویگا جزا	سارے بندون کے تئین وہ برملا
یا کہ روز حشر دیویگا جزا	کیونکہ بس دانا و بینا ہے خدا

ح قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ وَالْعَادِيَاتِ أُعْطِيَ مِنَ الْأَجْرِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ بِعَدَدِ مَنْ بَاتَ الْمُزْدَلِفَةَ وَشَهِدَ جَمْعَهُ

ہے روایت مین نبی کی خوش صفات	دل سے جسنے سورہ والعادیات
مژدہ دیگا حق اُسے دس نیکیان	جتنے مزدلفے مین آئے حاجیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

سورۃ القارعۃ مکیۃ وھی احدی عشر آیۃ

الْقَارِعَةُ مَا الْقَارِعَةُ

وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ

سیپارۂ عم

يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ

وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنفُوشِ

فاما

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ	
پس وے اُس روز ہووینگے گران	پلہ میزان مین جسکی نیکیان
فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ	
پس وہ ہوگا درحیات دل پسند	نعمت جنت سے ہوگا بہرہ مند
وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ	
اور وے تُلنے مین ہلکا جسکا ہو	پلہ میزان مین اعمال نکو
فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌ	
پس جگہہ اُسکی ہے سکت ہاویہ	درکہ اسفل مین ہے وہ زاویہ
وَمَا اَدْرٰىكَ مَا هِیَهْ	
اور تجھے کس چیز نے داناکیا	ہاویہ کیا ہے اُسے جانے تو کیا
نَارٌ حَامِیَةٌ	
آتشِ سوزان ہے باسوز و گداز	اُس سے مانگون ہون پناہ اے بےنیاز

قال النبی صلی الله علیه وسلم من قرأ سورة القارعة ثقل الله بها میزانه یوم القیامة

کہتے ہین حضرت پیمبر نے کہا	سورۂ القارعہ جسنے پڑھا

سورۃ التکاثر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ

حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ٥ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ٥ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ٥

یا ہوئے مشغول تم اے بے خبر	در تکاثر ہائے فرزندان و زر
یعنے دائم کرتے ہو یکدیگر	فخر بر بسیاری فرزند و زر
یہان تلک جو ہوگئے استہلاک	گور مین اگر ہوئے تم زیر خاک

كَلَّا

یعنے بموجب تفاخر کا ہے مال	ملک ہے خوشنودی ایزد تعال
گر ہے دل مین نور حقکی روشنی	تو نہو مصروف دنیاء دنی
بھول مت عقبی کو اے نیکو خصال	کر پشیمانی پہ اس دن کا خیال

سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ٥

وقت مردن جان لوگے عنقریب	جو تفاخر نفس دونکا تھا فریب

ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ٥

بعد ازین تھا کہ تم جانوگے زود	حشر مین اس فخر کرنے کی نمود

كَلَّا

فخر نحر تم فخر سمجھے جسکو یہان	اے شمار مردگان و زندگان

لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ٥

تم اگر جانو جو کچھ آتا ہے پیش	تو رہے نے ہوش بیگانہ زخویش

یہہ وہ نعمت ہے پیمبر نے کہا	کس سے ہو سکتا ہے شکر اسکا ادا
تندرستی و فراغِ دل تمام	ہے نہ مثل اسکے کوئی نعمت مدام
دیکھ ہے عین المعانی مین لکھا	بس نعیم اسکو ہے ذاتِ مصطفا
از قبولِ دعوت و احکامِ دین	روزِ محشر پوچھینگے سبکے تئین
نورِ احمد سے ہے نور ہر دو عین	شکر اُس نعمت کا ہے بس فرضِ عین

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ التَّکَاثُرِ لَمْ یُحَاسِبْہُ اللّٰہُ بِالنِّعَمِ الَّذِیْ اَنْعَمَ عَلَیْہِ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا وَاُعْطِیَ مِنَ الْاَجْرِ کَاَنَّمَا قَرَأَ اَلْفَ اٰیَۃٍ

یون پیمبر نے کہا جسنے پڑھا	سورۂ الہاکُم کو دل سے سدا
تو حساب اُسکا نلیویگا خدا	نعمتین جو کین ہین دُنیا مین عطا
اور دیا جاویگا مثل اُسکے جزا	دل سے جسنے الف آیت کو پڑھا

سُوْرَۃُ الْعَصْرِ مَکِّیَّۃٌ وَھِیَ ثَلٰثُ اٰیَاتٍ

سورۃ العصر اے پسر مکیہ ہے	تین آیت اسمین ہین اے نیک بخت
اور چودہ کلمے ہین یہہ آشکار	اور بہتر حرف ہین کر تو شمار

در شانِ نزولِ این سورہ

سُن ابو الامین نے ایکدن کہا	حضرت صدیق سے یہہ برملا

سُوْرَۃُ الْعَصْرِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالْعَصْرِ

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ

یاکہ ہے بوجہل انسان سے مراد	یا ابو الاسد ہین ہے یہہ رکھہ تو یاد
عمر ضایع کرتے ہین یہہ نابکار	بہر دنیائے دنی ناپایدار

الا الذین امنوا

جو مگر لائے ہین ایمان بر خدا	وہ زیان کرتے نہین دنیا مین آ

وعملوا الصالحات

اور کئے اعمال نیکو ہر زمان	دونون عالم مین نہین انکو زیان

وتواصوا بالحق

اور وصیت کرتے ہین باہم دگر	بر قیام دین و قول راست پر
دین احمد ہے صراط المستقیم	اور ہے قول راست قران عظیم

وتواصوا بالصبر

اور وصیت کرتے ہین باہم بصبر	بر عبادت ہر نفس دون بہ جبر
بس کرو مت کوچہ عصیان کی سیر	تا تمہاری عاقبت ہووے بخیر
یون کیا ہے ایک مفسر نے رقم	یہہ لفی خسر ہے حال بو الحکم
آمنوا صدیق کے ہے شان مین	بس وہ ثابت سب سے ہے ایمان مین
عامل صالح کہا فاروق کو	عدل مین سب سے مثل تھا وہ نیکو

اور تواصوا بالحق ہے شان علی مرتضی
یعنی یہہ حال ذی النورین کا
اور تواصوا بالصبر سے بہم ظاہر ہوا

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ سورۃ العصر غفر اللہ له وکان ممن تواصوا بالحق وتواصوا بالصبر

سیپارہ عم

سورۃ الھمزۃ مکیۃ وھی تسع آیات

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ویل لکل ھمزۃ لمزۃ

پیچھے غیبت کرتے ہین وہ بدسرشت		واے ہے بحال بدگویان زشت

لمزة

وہ ہین جسم و دست سے طعنہ زبان		واے براحوال جملہ طاغیان
پست سبکو جانکر وہ خودپرست		اے بشارت کرتے ہین ازجحیم دوست
مارو گزدم ہین بھرے اُسمین تمام		ویل ہے اکیوادی دوزخ کا نام
جوکہ وہ ہوتے ہین پس مردم معیب		ویل ہر ہر معیب و ہر معیب

الذی جمع مالا

پرزکواۃ رزنہ کی اصلا اوا		وہ کہ جسنے جمع سیم وزر کیا

وعدده

اور رکھا پوشیدہ تا آوے بکار		اور کیا اُس مال کو اپنے شمار

یحسب ان ماله اخلده

جو یہہ مال اُسکا رہیگا مستدام		دل مین رکھتا ہے گمان ازطمع خام

کلا

ہے بمال وجان یہ نقصان وزیان		یون نہین جیسا وہ کرتا ہے گمان

لینبذن فی الحطمة

وما ادریک ما الحطمة

نار الله الموقدة

التی تطلع علی الافئدة

سورة الهمزة

انها علیهم موصدة

فی عمد ممددة

تاکہ ناامید ہوویں کافران — جو نہ نکلیں گے یہان سے جاودان
پہلے جو آتش کرے جا دلمیں راہ — مانگ اُس آتش سے تو حقکی پناہ
آگ جو تاثیر کرتی ہے بجان — الامان اُس سے الٰہی الامان

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْھُمَزَۃِ اَعْطَاہُ اللّٰہُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ بِعَدَدِ مَنِ اسْتَھْزَأَ مُحَمَّدًا وَاَصْحَابَہٗ

کہتے ہیں حضرت پیمبر نے کہا — دل سے جسنے سورہ ہمزہ کو پڑھا
بخشیگا اسکو خدا دس نیکیان — بر شمار مردم مستہزیان
بس رسول اللہ سے استہزا کیا — اور اصحابون سے اُسکی برملا

سُوْرَۃُ الْفِیْلِ مَکِّیَّۃٌ وَہِیَ خَمْسُ اٰیَات

سورۃ الفیل ہے پس مکیہ جان — پڑھتے ہیں پانچ آیت اسمین سگان
لکھے ہیں تینیس اسمین ورد شمار — حرف ہیں سب بانوے ای مرد کار

درشان نزول این سورہ

یون بیان کرتے ہیں ارباب سیر — قصۂ اصحاب فیل اب گوش کر
کہتے ہیں ایک شاہ تھا عالیمقام — قوم ترسا سے نجاشی اسکا نام
صاحب ملک و خداوند سپاہ — صاحب گنجینہ و باعزّ و جاہ

سیپارۂ عمّ

بھیجے

تھے مرصع اُسکے سب دیوار و در
از ہمہ الماس و یاقوت و گہر

اور منادی کی کہ جمع زائران
ہر طرف سے آئین سوئے اینمکان

سب کرین اُس میر کعبے کا طواف
خلق کا مانع ہوا حج سے وُہ صاف

شاق تھی گرچہ یہ صورت بر قریش
چپ رہے ناچار کھا کر دلمین طیش

ایک ہوا نسلِ کنانہ سے شتاب
توبست سے اُس مکانکی کائنات

ایک شب تاریک مین تنہا گیا
پر نجاست اُس کلیسے کو کیا

اُس خبر نے جبکہ پایا اشتہار
ہو گیا از بس کلیسہ بیوقار

پھر گئی یون اُس سے طبع مردمان
بوئے بد سے جیسے روح مومنان

یون رہی خلق اُسجگہ جانے سے باز
جون نجاست گاہ سے اہل نماز

ابرہہ نے جب کہ پائی یہ خبر
ہر طرف سے فوج و لشکر جمع کر

ساتھ تھا محمود پیلِ دل پسند
تھا عظیم الجثہ جون کوہِ بلند

اور پیلانِ قوی کو ساتھ لے
اسطرح تخریب کعبے کو چلے

تا سوادِ شہر مکہ آکے پیش
اُسنے غارت کی مواشی قریش

اہل مکے نے یہ احوالِ تباہ
بھاگ کر جا کوہ کی پکڑی پناہ

ابرہہ پھر اُٹھتے ہی وقتِ سحر
پیل و لشکر کے تئین تیار کر

سورۃ العصر

اور تھا ہر سنگ کے اوپر لکھا ۔ نام ہر یک سنگدل کا بر ملا ۔

جو پئے تخریب کعبہ وہ گروہ ۔ آیا تھا با فوج پیلان و شکوہ

ابرہہ یک بھاگ کر انسے بچا ۔ حال نجاشی سے جا کہنے لگا ۔

جس پہ نام ابرہہ مرقوم تھا ۔ مرغ لے مکہ سے حبشہ کو گیا

بارگاہ شاہ نجاشی مین بجا ۔ ابرہہ کے سر پہ وہ اڑنے لگا

صورت احوال پیش بادشاہ ۔ کہتا تھا وہ یون ہوئی غارت سپاہ

پوچھا نجاشی نے ازروئے عجب ۔ کیسے تھے وہ مرغ طوفان غضب

جو کیا اُس فوج جنگی کو ہلاک ۔ شیر جنکو دیکھہ ہوتا سہمناک

ابرہہ کو ور حضور بادشاہ ۔ جا پڑی اُس مرغ پہ ناگہہ نگاہ

وہین اُس طائر نے وہ پارہ سنگ ۔ ابرہہ کے سر پہ ڈالا بیدرنگ

کر دیا سارا تن اُسکا دردناک ۔ ہو گیا یکدم مین پیش شہ ہلاک ۔

دیکھہ یہہ صورت بچشم آگہی ۔ دل پہ نجاشیکے عبرت آگئی

اُسپہ فرماتا ہے یون رب الجلیل ۔ کر اشارت جانب نور جلیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل ۵ ع

سیپارہ عم

یون خبر مین ہے پیمبر نے کہا	جسنے سورہ فیل کو دل سے پڑھا
زندگی مین اسکو رکھے گا خدا	خسف سے اور مسخ کرنے سے بچا

سورة القريش مكية وهي اربع آيات

سورہ الایلاف ہے مکیہ جان	چار آیت اسمین ہین پڑھ بیگمان
سترہ ہین کلمے اسمین آشکار	اور چوہتر ہین حرف اے مرد کار
اہل کشاف و کواشی نے کہا	مصحف ابی کعب مین یون ہے لکھا
جو الم ترکیف اور لایلاف کو	ایک سورہ جانے ہے اے نیکخو
اسکے مصحف مین کہین ہین راویان	نہی لکھی بسم اللہ انکے درمیان
خود امیر المومنین نے ہو امام	ایک رکعت مین پڑھین دونون تمام

در شان نزول این سوره

دیکھ ہے تفسیر زاہد مین لکھا	پس قریشیون کا یہی معمول تھا
سرویین سوے یمن جاتے مدام	گرمی مین پھر تجارت سوے شام
کہتے تھے مردم انہین اہل حرم	اور سب رکھتے تھے انکو محترم
اور اصح یہ ہے کہ در قوم عرب	تھا قریش ابن کنانہ کا لقب
سن لے تھا ابن کنانہ نضر نام	تھا قریش اسکا لقب در خاص و عام

سورة القريش

بسم الله الرحمن الرحيم

لایلاف قریش

ایلافهم رحلة الشتاء والصیف

فلیعبدوا رب هذا البیت

الذی اطعمهم من جوع

وآمنهم من خوف

قال النبي صلى الله عليه وسلم من قرأ سورة لايلاف اعطاه الله عشر حسنات بعدد من طاف بالكعبة واعتكف بها

کہتے ہین حضرت پیمبر نے کہا	سورۂ لایلاف کو جسنے پڑھا
اُسکو بخشیگا خدا دس نیکیان	بر شمار طائفان و عاکفان
اُسنے کیا جتنون نے کعبے کا طواف	اور رہے اُس گھر مین وہ با اعتکاف

سورۃ الماعون مکیۃ وہی سبع آیات

سورۃ الماعون ہے مکیہ جان	سات آیت اسمین ہین تو پڑھ بجان
اور ہین پچیس کلمے اسمین سب	ایکسو بارہ ہین حرف اے با ادب
کہتے ہین یہہ سورہ اکثر عالمان	نصف اول ہے بشان کافران
نصف آخر در حق اہل نفاق	ہے سبھی رکھتے ہین اسپر اتفاق

در شان نزول این سورہ

کہتے ہین راوی کہ بوجہل لعین	تھا اُسے انکار حشر و یوم دین
سن لے یہہ عادت تھی اُس ملعون کی	شہر مین بیمار ہوتا گر کوئی
بیٹھتا جا اُسکی وہ بالین پر	اور یہہ کہتا کچھ وصیت مجھکو کر
اور اپنے مال سے کچھ مجھکو دے	یا کہ حاجتمند ہو کچھ مجھ سے لے

سیپارۂ عم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ارایت الذی یکذب بالدین

فذلک الذی یدع الیتیم

ولا یحض

علی طعام المسکین

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَهُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ

پس عذاب سخت ہے انکو دراز	جو ریا سے پڑھنے والے ہین نماز
ہے مراد اس سے وے اہل نفاق	اور سب اسکے یار ہین بالاتفاق
جو نماز اپنی سے ہین وہ بے خبر	دل مین کچھ رکھتے نہین رب کا خطر

الَّذِيْنَهُمْ يُرَاءُوْنَ

اور وہ ایسے ہین کہ کرتے ہین ریا	پیش چشم مردم از بہر ثنا
انکو ہے خلوتین پروا ے نماز	پیش مردم پڑھتے ہین رکعت دراز

وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ

اور مانع ہوتے ہین بہر زکوٰۃ	یعنے دیتے ہین نہین وہ بد صفات
اور اکثر راویان راست گو	کہتے ہین ماعون متاع خانہ کو
ہے اثاث البیت جن سے مردمان	کرتے ہین باہم مدد روز و شبان
یعنے دیگ و کاسہ و بیل و تبر	ریسمان و دلو و اشیائے دگر
کہتے ہین بعضے کہ ہین وہ تین چیز	انکو تو مانع نہوا ے باتمیز
یعنے قدر آتش و آب و نمک	جو نہ دے ہے وہ شقی بے ریب و شک

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْمَاعُوْنَ ج

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنَ

کر گیا تھا اس جہان سے انتقال — سخت تھا حضرت کے خاطر پر ملال
جبکہ یہ پہنچی پیمبر کو خبر — ہو گئے اندوہگین خیر البشر
از پئے تفریح و تسکین رسول — سورہ کوثر کو کیا حق نے نزول

ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم
انا اعطیناک الکوثر

بیگمان اب ہم کین تجھکو عطا — نعمتین بیحد و عدیا مصطفا
جان کوثر ہے وہ لفظ اے نکتہ دان — مشتمل ہے معنی اکثر پہ ان
یا کہ دین ہم نے تجھے ای مرد کار — نیکیان بسیار و آل بیشمار
یا کہ بخشا تجھکو ای شاہ اجل — علم دین بسیار اور اس پر عمل
یاد یا ہم نے تجھے ای دوربین — بلکہ علم اولین و آخرین
یاد یا ہم نے تجھے علم کتاب — علم حکمت بیشمار و بے حساب
یا کہ دی ہم نے تجھے امت کثیر — بادشاہان و امیران و فقیر
یا کہ بخشے معجزہ تجھکو کثیر — معجزون مین کون ہے تیرا نظیر
یا کہ بخشے تجھکو الشاہ جہان — بلکہ یار و مخلصان و جانفشان
یا کہ بخشا تجھکو العالی تبار — کشور بسیار و فوج بیشمار

سپارۂ عم

ہے یہہ جوئے بوستانِ معرفت — آشنا اُس جو سے ہوا یخوش صفت

جسکے ہو اس آب سے سیراب جان — تشنگی جہل سے پاوے امان

ہے یہہ رتبہ خاص ختم الانبیا — اور جو ہین اُمت مین اکمل اولیا

دیکھتے تھے خلق مین حقکو عیان — خلق کو پھر ذات خالق مین نہان

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۞

پس نماز عید پڑہ بہر خدا — اور کر قربان شتر یا مصطفا

کیونکہ ہے نے مزد کارِ مشرکان — وہ تو قربان کرتے ہین بہر بتان

یا کہ رکھہ تو دست چپ پر دست را — در نماز نحر جان ایمر دراست

اے نماز عید اُسکے ہے مراد — اور قربانی کرائے نیکونہاد

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۞

بیگمان دشمن تیرا اے نامور — ہے وہی نے نسل و نے دم نے پسر

یعنے جو دشمن تیرا ابو العاص ہے — لا ولد اور دم بریدہ خاص ہے

پر رہیگی تیری اولاد حسن — جب تلک باقی زمین ہے اور زمن

صاحب کشاف کرتا ہے بیان — اسطرح کہتے تھے اکثر کافران

کہتے تھے حسود ہے خیر البشر — یعنے ہے وہ نے برادر نے پسر

سورۃ الکوثر

اسود و ویر مان ایتر عاص نام	سب نے یہہ عباس سے بھیجا پیام
گر تو پوجے یا محمدؐ ایک سال	اُن خداؤن کو ہمارے بے ملال
پھر تو ہم بھی سال تک لاوین بجا	بندگی تیرے خدا کی برملا
جب نبی کے پاس پہنچا یہہ پیام	سُنتے تھے اس بات کو خیر الانام
آئے اِس اثنا مین حضرت جبرئیل	لائے اِس سورہ کو از رب جلیل

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

قُل یَا اَیُّہَا الکَافِرُونَ ہ لَا اَعبُدُ مَا تَعبُدُونَ

اے محمد صاف کہہ اے کافران	مین نہ پوجونگا جو تم پوجو یہان
کافرون سے ہے مراد اُنسے تمام	بھیجا حضرت کو جنھون نے یہہ پیام
جانتا تھا علم سے اپنے خدا	وین سے نے بہرہ ہین یہہ اشقیا
تب خدا نے دوست کو اپنے کہا	یعنی کہہ تو اس طرح یا مصطفا
مین نہین ہون پوجنے کا لا کلام	جسکو تم ہو پوجتے ہر صبح و شام

وَلَا اَنتُم عَابِدُونَ مَا اَعبُدُ

اور نہین تم پوجنے والے بجان	پوجتا ہون جسکو مین روز و شبان

وَلَا اَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدتُّم

وَلَا اَنتُم عَابِدُونَ مَا اَعبُدُ

لَکُم دِینُکُم وَلِیَ دِینِ

تمھارا دین تمھارے واسطے ہے ہمارا دین ہمارے واسطے ہے

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مَن قَرَأَ سُورَۃَ الکَافِرُونَ فَکَاَنَّمَا قَرَأَ رُبعَ القُرآنِ وَتَبَاعَدَت عَنہُ مَرَدَۃُ الشَّیَاطِین

سیپارہ عمّ

سورۃ النصر مدنیۃ وھی ثلاث آیات

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

اِذَا جَاءَ نَصرُ اللّٰہِ وَالفَتحُ

جب کہ آوے نصر و امدادِ خدا	تجھکو دیوے فتح و نصرت بر ملا
اور فتحِ مکہ یا فتحِ بلاد	یا کہ آوے ہر ولایت کی کشاد

وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا

اور تو دیکھے کہ مردم مثلِ موج	آتے ہیں دینِ خدا میں فوج فوج
یعنے ہووے دین کا ایسا شکوہ	لاوے ایمان ہر طرف سے ہر گروہ

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

پس بپاکی یاد کر یا مصطفیٰ	با ستائش اپنے خالق کو سدا
یا تو کر تنزیہ و تقدیسِ خدا	مقترن با حمدِ خالق بر ملا
کلمۂ تمجید یا تو پڑھ تمام	جو وہ ہے پانچوں فرشتوں کا کلام
یہ روایت ہے کسی راوی کی	سورۂ تودیع جب نازل ہوئی
پھر نہ دیکھا گاہ جو خیر البشر	جب نماز اپنی ادا کرتے مگر
پڑھتے تھے سبحانک اللہ کو تمام	تھا یہی معمولِ پیغمبر مدام
اور یوں بعضے مفسر نے کہا	پس نماز اب پڑھ بفرمانِ خدا
یا کہ از اوصافِ سلبی در گزر	اور ثبوتی کے تئیں اثبات کر

وَاسْتَغْفِرْهُ

سورۃ النصر

جب نبی پر سورۂ یہ نازل ہوئی

حضرت زہرا کو پاس اپنے بلا — اسطرح حضرت پیمبر نے کہا

ای تو نورِ دیدہ و جانِ پدر — میرے باغ دل کا ہی تو ہی ثمر

ای جگر پیوند تو اور لختِ دل — ہی وہ قالب ہی یکجان منفصل

راحتِ دل تو ہی اور آرامِ جان — تجھ سے قائم ہی محمد کا نشان

بیگمان جس نے کیا تجھ پر غضب — وہ غضب تجھ پر نہین مجھ پر ہی سب

ای تو ہی آنکھونکی میرے روشنی — چھوڑتا ہون اب مین دنیاءِ دنی

عنقریب آئے ہین میرے ایام فوت — حق نے بھیجا ہی مجھے پیغام موت

صبر کر اس غم مین ای جانِ پدر — آئی اس سورت مین رحلت کی خبر

اب بلایا ہی مجھے حق نے حضور — پاس سے تیرے مجھے جانا ہی دور

جب سنی اپنی یتیمی کی خبر — دن ہوا وہ رات سے تاریک تر

آنسوؤن نے آنکھ سے طوفان کیا — آتشِ ہجران نے دل بریان کیا

سنتے ہی رونے لگین بے اختیار — تھا مسلسل پر گہر اشکونکا تار

دیکھتین حسرت سے گہہ روئے پدر — گہہ بسوئے آسمان کرتین نظر

گرمئ دل سے بر آئی آہ سرد — اشک احمر ہو گئی رخسار زرد

عرش پر پہنچی جو آہِ فاطمہ — یون لگا کہنے اللہ فاطمہ

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قرء سورۃ التودیع و قیل سورۃ اذا جاء اعطاہ اللہ من الاجر کمن شہد مع

سپارہ عم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تبت یدا ابی لہب وتب

سورۃ اللہب

آیت انذر کو کرے ہین بیان | جب رسول اللہ پر آئی عیان
یعنے یہہ صادر ہوا حکم خدا | اپنے خویش و اقربا کو تو ڈرا
تب نبی نے جا کے بر کوہ صفا | قوم کو اپنی بلا یا کر ندا
جمع ہو کر سب رئیسان قریش | آگے پیغمبر کے آئے سکل جیش
اُنسے فرمانے لگے خیر البشر | اب تمھین اس بات کی دون مین خبر
یہہ کہ آتی ہے تلے اس کوہ کے | ایک جماعت دشمنونکی اس لئے
جو کرے از بہر شبخون ترکتاز | دست غارت کا کرے تم پر دراز
اس خبر مین ہے گروہ مشرکین | راستگو جانوگے مجھکو یا نہین
سب لگے کہنے کہ اے پاکیزہ خو | تجھکو ہم جانینگے بیشک راست گو
تو نہین ہرگز کبھی اے محترم | کذب سے آگے ہمارے بیش و کم
تب یہہ فرمایا کہ اے قوم خراب | تمکو ترساندہ ہون پیش از عذاب
بو لہب اس بات کو سنکر اٹھا | اور دونون ہاتھ اٹھا کے کہنے لگا
بس ہلاکی ہو تجھے اے حق شناس | اسلئے ہمکو بلایا اپنے پاس
یا کہ دو ہاتھون سے یک پتھر اٹھا | چاہتا تھا پھینکے سوئے مصطفا
وو ہین فی الفور آئے حضرت جبرئیل | لائے اس آیت کو از رب الجلیل

ما اغنی عنہ مالہ وما کسب

سیصلی نارا ذات لہب

جلد آتش میں پڑیگا بولہب ؏	ہے سراپا شعلہ زن از قہر رب

وَامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ

اور پڑیگی اُسکی زن اُم جمیل	اخت بوسفیان ہے وہ زشت و ذلیل
ہے وہ بردارندۂ بار حطب	یعنے ہیزم کش ہے جفت بولہب
کہتے ہیں ہمسایۂ خیر الورا	خانۂ اُم جمیل اُسوقت تھا ؏
روز کو خار مغیلان جمع کر	رات کو لاتی تھی پنہان اپنے گھر
ڈالتی تھی راہ میں اُس لگ کے خار	کانٹے اپنے حق میں بوتی تھی وہ خوار
جاتے حضرت صبح کو بہر نماز	گھر سے مسجد کیطرف باصد نیاز
ہاتھ سے اپنے اُٹھاتے خار کو	بوتے اپنے راہ میں گلزار کو
اور یہہ فرماتے نبی مصطفٰے	کرتے ہیں یہہ حق ہمسایہ ادا
کرتے ہو کیا ارے ہمسایگی ؏	یون ادا ہم سے حق ہمسایگی
بسکہ تھی یہہ عادت اُم جمیل	تب خدا نے یون کیا اُسکو ذلیل
ایکدن لی پشتارۂ ہیزم بدوش	شہر کو لاتی تھی وہ بیعقل و ہوش
راہ میں از بسکہ ماندی ہوگئی	تھی رسن ہیزم کی ہاتھے سے لگی
رکھتے تھے اسبار کو بالائے سنگ	تاکہ دم لیوے ذرا وہان بیدرنگ

سیپارۂ عمّ

درشان

در شان نزول این سوره

اہل مکے نے کہا حضرت سے آ	ہے بنا کس چیز سے تیرا خدا
سیم و زر سے یا کہ چوب و سنگ سے	یا کہ سنگ قیمتی خوش رنگ سے
کہہ خدا تیرے کو کیا مرغوب ہے	اُسکا کیا ماکول کیا مشروب ہے
اسطرح اہل معالم نے کہا	تھا یہودون نے یہہ حضرت سے کہا
یا نبی اپنے خدا کا وصف کرنا	تاکہ ایمان لائین ہم اللہ پر
ہے جو کچھ توریت مین وصف خدا	جانتے ہین دیکھین تم کہتے ہو کیا
راست کہہ کیا ایک ہے تیرا خدا	یا شریک اسکا کوئی ہے دوسرا
کس سے یہہ میراث پہنچی ہے اُسے	پھر یہہ میراث اُس سے پہنچیگی کسے
منتظر کون سے سنکے ایسی قیل قال	منہہ کیا اپنا بسوئے ذوالجلال
منتظر تھے وحی کے حضرت رسول	سورۃ الاخلاص سے پایا نزول

سورۃ الاخلاص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ

اے محمد کہہ ہے وہ اللہ ایک	ہے وہی وہ نوجہانکا شاہ نیک
ایک ہے لیکن نہ از رو عدد	کیونکہ ہے وہ ذات بے پایان احد

سپارۂ عمّ

رازِ اس سورت کا سن اے رازجو | تا کہ ہو تو واقفِ اسرار ہو
ہو بھی ہے اسمون میں یک اسمِ خدا | فوق ہے اللہ سے اُسکا مرتبا
ہستیٔ مطلق سے کیا کیجے بیان | لامکان سے ہے بڑا وہ بے نشان
چشمۂ کافور کہتے ہیں اُسے | وہان صفا تو نہیں رسائی ہے کسے
اور بحرِ شور ہے کانِ نمک | پر نمک پہنچے نہ تا جانِ سمک
وہان نہیں دم مارنے کی بات ہے | نے صفت نے اسم تنہا ذات ہے
قل کا ہے فاعل محمدؐ جان لے | واسطہ حق کا اُسے پہچان لے
خلق و خالق میں وسیلہ ہے وہی | بیوسیلے اسکے کیا پہنچا کوئی
قاب قوسین حقنے اوادنیٰ کہا | یعنے وہ ایسا مقرب ہے سدا
یہہ محمدؐ کا ہے وہ عالی مقام | جو نہیں پہنچا کوئی وہان خاص و عام
جو محمدؐ کا کہا سب مانئے | تو خدا کو اپنے پھر پہچانئے
گر خدا سے تو ملا چاہے تو جا | پیچھے ہی پیچھے محمدؐ کے چلا
اور نہ کی احمد کی جسنے پیروی | راہزن اُسکا ہوا دیو قوی
چھٹ گئی اُس سے صراطِ مستقیم | بعد ازین شیطان ہوا اُسکا ندیم
سن خداوند یگانہ ہے احد | جسکا عالم میں نہ والد نے ولد

فہم مین تیرے وہ آسکتا نہین	بحر کوزے مین سما سکتا نہین
فہم مین آوے نکہہ اسکو خدا	فی الحقیقت تجہہ سے وہ پیدا ہوا
بت پرستی چہوڑ اے پاکیزہ خو	اپنے سے مخلوق کا بندہ نہو
لے ہمیشہ دل سے اس خالق کا نام	اور کہہ حضرت محمد پر سلام

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سمع رجلا یقرءھا فقال وجبت قیل یا رسول اللہ وما وجبت قال وجبت الجنۃ

یہہ روایت ہے کہ اکثر راویان	کرتے ہین حضرت پیمبر سے بیان
پس سنا بیشک نبی نے یکجوان	سورۂ اخلاص پڑھتا تھا عیان
پس پیمبر نے کہا واجب ہوئی	تب لگے کہنے کہ کیا حضرت نبی
تب یہہ فرمایا ہوئی واجب بہشت	اب ہوا مغفور یہہ نیکو سرشت
پس یہہ ارشاد رسول خاص ہے	ثلث قران سورۂ اخلاص ہے
جسنے یکنوبت پڑھا صبح و مسا	اسنے گویا ثلث قرآن کو پڑھا

روی عن علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ انہ قال من قرأ قل ھو اللہ احد بعد صلوۃ الفجر احد عشر مرۃ لم یلحقہ یومئذ ذنب لو اجتہد الشیطان

سورۃ الاخلاص

سورۃ الفلق مکیۃ ہی خمس آیات

سیپارۂ عمّ

بھیجا شیرِ حق کو حضرت نے بلا — لائے قعرِ چہ سے اُس رشتے کو جا

ڈالیں تھیں اُس رشتے میں گیارہ گرہ — آیتیں بھی حق نے بھیجیں یازدہ

پڑھتے تھے جبریل دونوں قُل کو یاد — ایک گرہ ہوتی تھی آیت سے کُشاد

اِسطرح سے ایک مفسر نے لکھا — سحر حضرت پر یہودی نے کیا

وہیں گرہ رشتے میں گیارہ لگی طاق — بیر ذروان میں رکھا بالاتفاق

بس ہوئے بیمار حضرت مصطفیٰ — آپکو وجعِ مفاصل ہوگیا

آئی اُسدن سورۃ الناس و فلق — تا بنی کا دفع ہو جاوے قلق

حضرت جبریل نے یہہ دی خبر — رشتہ ہے اُس چاہ میں زیرِ حجر

شیرِ حق کو اُس جگہہ بھیجا کہ جا — لائے اُس رشتے کو پیش مصطفیٰ

پڑھتے تھے دو قل کو شاہِ سرفراز — ایک گرہ ہوتی تھی ایک آیت سے باز

ع

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۙ

کہہ محمدؐ مانگتا ہوں زینہار — خالقِ ہر صبح کی لیکن زینہار

ہے فلق مصدر ولیکن عالمان — معنے مفعول لیتے ہیں یہاں

معنے مفلوق ہیں بشگافتہ — اب شگاف اُس چیز میں ہو یافتہ

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لقد انزلت علیّ ... آیات ... لم یر مثلہن

... المعوذتین ...

یا شرِ خورشید سے جب ہو غروب	ڈھانپ لے عالم کو تاریکی سے خوب
بعضے کہتے ہین مراد اُس سے ہے ماہ	جب گہن ہے ہووے تاریک و سیاہ

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ

اور بدی ہر پھونکنے والی زنان	یعنے از شرِ زنانِ ساحران
پڑھ کے لفظین سحر کے کرتی ہین دم	اور گرہ تاگے مین دیتی ہین بہم
لیکے تاگا ہاتھ مین وہ زشت خو	پھونکتین ہین ہر گرہ مین ما حسو
کہتے تھے حضرت بقوم اشقیا	سحر تو قرآن سے ثابت ہوا
جانتے تھے سحر سے مفتون ہین	یعنی یہہ مسحور اور مجنون ہین
کچھ نہین لازم کہ جو مسحور ہو	ہووے مجنون بھی دلیل اسکی کہو
یہہ غلط سمجھے ہین قوم مشرکین	آپ ہین مسحور پر مجنون نہین

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ

اور شرِ حاسد سے جو کینہ ہے بد	جب کرے سینے سے اظہار حسد
یعنے جب پنہان حسد ظاہر کرے	بہر قصرت غیر کو ماہر کرے
گر رکھے حاسد حسد اپنا نہان	اُس سے کیا محسود کو پہنچے زیان
بلکہ ہے مخصوص حاسد یہہ الم	شادیِ محسود سے رکھتا ہے غم

سورة الفلق

قل اعوذ برب الناس

ملک الناس اله الناس

بادشاہ انس کی ہے جو پناہ	روح کو جسنے بنایا بادشاہ

الٰہِ النَّاسِ ۵

اور پناہ معبود الناس کی ہے اب	جسنے اپنی معرفت دی انکو سب

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۵

ہے خیالات بد اسکے سے پناہ	جو سکھاوے اور نہ ہوش نگاہ
یعنے چھپ جاتا ہے شیطان لعین	وسوسہ بد دیکے آدم کے تئین

اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۵

ایسا فاسد جو کہ ڈالے ہے کمال	سینہائے مردما مین بد خیال
مفسد کامل ہے شیطان شقی	دشمن اولاد آدم دوزخی

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۵

قسم جن سے ہووے گو وہ بدسگال	اور ہو وہ یا کہ انس بد خیال
مین پناہ چاہون ہون اُس سے صبح و شام	رب الناس کی حمایت پر مدام
خاصیت پڑھنے کی اسکے اے اخی	ہے کہی پہلی فلق کے ساتھ ہی
اب نہین حاجت ہمین لکھنے کی یہان	کیونکہ اوپر ہو چکا اسکا بیان
شکر حق کر جو ہوئی تقسیم	الحمد جنون بالخیر منظوم اتم

سیپارۂ عم